بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ من یہدی اللہ فہو المہتدی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جسکو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پانیوالا ہے

الحمد للہ والمنۃ

مجالس خمسہ

مصنفہ

حضرت بندگمیاں شیخ مصطفیٰ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ

باہتمام

دار الاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ ۔ دائرہ زمستانپور مشیرآباد حیدرآباد دکن

سنہ ۱۳۷۳ ہجری

مطبوعہ

صحیفہ مشین پریس حیدرآباد دکن

بار دوم

معاونین کیلئے بلا ہدیہ

غیر معاونین کیلئے ایکروپیہ سکہ ہند

التماس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصدقان حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمان خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس ہے کہ

حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ مہدویہؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ

میاں شیخ مصطفٰےؒ علماء شریعت و مقتدا طریقت صاحب معاملات و حالات سے تھے آپ کے طفیل سے بہت سارے علماء مثلاً ملا علاء الدین شیرازی جو علامۂ زماں تھے اور کئی سال حرم محترم میں درس دیتے تھے اور قاضی بجن اور پیر محمد اور بابا حسن جی اور قیصر خاں اور میاں ناصر اور شبل ان کے بہت سارے علماء اور خان اور گجرات کے بادشاہان مثلاً عثمان خاں سور جو شیر شاہ کے بھانجے تھے اور شیر خاں پولادی امیر گجرات اور اسی طرح بہت سے لوگ حضرت امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق سے مشرف ہوئے اور بہت سے لوگ مقام قرب و وصال کو پہنچے اور اللہ تعالےٰ نے آپکو حضرت مہدی علیہ السلام کی مہدیت کے ثبوت میں جلال الدین اکبر بادشاہ کے لشکر کے تمام علماء پر نصرت دی یہ بات بہت مشہور ہے کہ (اکبر کے دربار میں علماء دربار اور میاں شیخ مصطفٰے کا) مباحثہ اٹھارہ مہینے تک ہوا (ملاحظہ ہو اسامی مصدقین مولفہ حضرت مجتہد گروہ مہدویہ مطبوعہ صفحہ ۱۱ و ۱۲)

حضرت میاں شیخ مصطفٰےؒ نے جو مجلسیں قلمبند فرمائی ہیں ان کے منجملہ پانچ مجلسیں ملی ہیں جو ہدیہ ناظرین کیگئی ہیں ان مجالس کو پڑھنے سے مہدویوں کے لیئے نصیحت اور اغیار کے لیئے عبرت ہے۔

واضح ہو کہ مجالس خمسہ کا ایک نسخہ کڑپہ میں دستیاب ہوا اور ایک احقر کے پاس موجود ہے ان دونوں نسخوں کے مقابلہ سے یہ نسخہ لکھکر ترجمہ کیا گیا۔

از

احقر دلاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلس اول

چونکہ این ضعیف[1] را با زنجیر و طوق در مجلس بردند والی و دیگر امراء و بعضے علماء حاضر بودند این ضعیف گفت السلام علیکم ایشان جواب سلام باز گفتند و این ضعیف را در وسط دایرہ نشاندند۔ اول والی پرسید کہ نام شما چیست این ضعیف گفت مصطفیٰ امیر قلعہ سورت دران مجلس حاضر بود گفت این چنین مصطفائے بے صفائے اسم بلا مسمیٰ در عالم ہرگز ندیدہ ام والی ازین تقریر کراہیت کرد و گفت بے بے او مرد کلان است با وے سخن آدمیانہ باید گفت پس والی باین ضعیف تقریر کرد کہ ما میدانیم کہ شما مرد کلانید و مقتدا مستورہ خواتین و ملوک گجرات ملازم آستانہ شما بودہ و تبرک و پسخوردہ شما براہ آگرہ تا گوڑ و پورب میرفت و در مجلس ما کرات و مرات ذکر شما میگذشت اکنون بواسطہ ضرورت بر گفتہ علما درین طریق یعنی با زنجیر در مجلس آوردیم خاطر شما از ما

پہلی مجلس

چونکہ اس ضعیف کو زنجیر اور طوق ڈالکر مجلس میں لے گئے حاکم[2] اور دوسرے امراء اور بعضے علماء حاضر تھے اس ضعیف نے السلام علیکم کہا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور اس ضعیف کو حلقہ کے درمیان بٹھائے۔ پہلے حاکم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ اس ضعیف نے کہا مصطفیٰ۔ سورت کے قلعہ کا امیر اس مجلس میں موجود تھا کہا میں نے ایسا مصطفےٰ صفائی نہ رکھنے والا اسم بلا مسمّٰی دنیا میں ہرگز نہیں دیکھا۔ حاکم نے امیر قلعہ کی اس بات سے کراہیت کی اور کہا افسوس افسوس وہ تو ایک مرد بزرگ ہے اس کے ساتھ انسانیت سے بات کرنی چاہئے پس حاکم نے اس ضعیف سے کہا ہم جانتے ہیں کہ تم مرد بزرگ اور پیشوا ہو پردہ نشین عورتیں اور گجرات کے بادشاہ تمہاری دہلیز کے ملازم ہیں اور تمہارا تبرک اور پسخوردہ آگرہ سے گوڑ اور سورت تک جاتا تھا اور ہماری مجلس میں تمہارا ذکر بار بار آتا تھا اب عالموں کے کہنے پر بلحاظ ضرورت اس طور پر تمہے

[1] اس ضعیف یعنے حضرت میاں شیخ مصطفیٰ رح

[2] حاکم یعنے جلال الدین اکبر

چونست این ضعیف جواب داد شخصے مرشدے را پرسید کہ درویشی چیست فرمود کہ خاکی چخیتہ و آبکی برو ریختہ نہ پشت پاے را ازو گردے و نہ کف پاے را ازو دردے بنا بر مذہب اہل باطن خاطرہا از ہمہ کس معمور است۔ بعد ازاں والی گفت کہ علماء و مشائخین گجرات باذات شما عداوت بسیار دارند کرات و مرات بارہا التماسہا نوشتہ اند کہ در ملک گجرات فساد عظیم روئے نمودہ است شیخ زادہ مذہب مبتدعان اختیار کردہ است و تمام خلایق را بر اعتقاد خود دعوت میکند پولادیاں و افغاناں و دیگر خلایق بلکہ بعضے علماء نیز بوی متوجہ شدہ اند و مذہب او را قبول کردہ اند بر بادشاہ واجب است کہ تدبیرے کند کہ این فساد برطرف شود غرض کہ بسعی علماء شما درین بلا افتادہ اید اکنون دل شما از ایشان چونست این ضعیف گفت ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ رنجم
کہ بر من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

بعد ازاں سخن در بحث مہدیت افتاد والی پرسید اکنون چہ می گوئید کہ مہدی موعود خواہد آمد یا آمد و گذشت این ضعیف گفت کہ مہدی موعود آمد و گذشت درین محل اکابران مجلس شور و غوغا درمیان انداختند و بدشنام

بیڑیاں ڈال کر مجلس میں لائے ہیں ہمارے متعلق تمہارے دل میں کیا خیال ہے۔ اس ضعیف نے جواب دیا کہ ایک شخص ایک مرشد سے پوچھا کہ فقیری کی تعریف کیا ہے تو فرمایا کہ مٹی چھانی ہوئی اور اس پر تھوڑا سا پانی ڈالی ہوئی اس سے پاؤں کی پیٹھ پر گرد آتی ہے اور نہ اس سے تلوے میں درد ہوتا ہے اہل باطن کے مذہب کی بنا پر ہمارا دل سب کی طرف سے بھرا ہوا ہے اس کے بعد حاکم نے کہا گجرات کے مشائخین اور علماء تمہاری ذات سے بہت عداوت رکھتے ہیں اور کئی بار عرضیاں لکھکر ہمارے پاس روانہ کئے ہیں کہ گجرات کے ملک میں بڑا فساد ظاہر ہوا ہے ایک شیخ زادہ بدعتیوں کا مذہب اختیار کیا ہے اور تمام خلایق کو اپنے اعتقاد کی دعوت دیتا ہے پولادیاں افغاناں اور دوسرے لوگ بلکہ بعضے علماء بھی اسکی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور اسکا مذہب قبول کر لئے ہیں لہذا بادشاہ پر واجب ہے کہ کوئی تدبیر کرے کہ یہ فساد دور ہو غرض علماء کی کوشش سے تم اس بلا میں پڑے ہو اب تمہارا دل ان سے کسقدر رنجیدہ ہے

اس ضعیف نے کہا

میں اغیار سے ہرگز رنجیدہ نہیں ہوں۔ کیونکہ میرے ساتھ جو کچھ کیا ہے اس آشنا نے (خدا نے) کیا ہے

اس کے بعد مہدیت کی بحث چھڑی حاکم نے کہا اب کیا کہتے ہو مہدی موعود آئیں گے یا آئے اور گئے اس ضعیف نے کہا مہدی موعود علیہ السلام آئے اور گئے۔ اس وقت مجلس کے معزز لوگوں نے شور و غوغا شروع کیا۔ گالیوں اور طعن سے پیش آئے بلکہ بعضے اپنی جگہ

وطعن ولعن پیش دستی نمودند بلکه بعضے از جائے
خود برخاستند و نزدیک این ضعیف آمدند وگفتند
که در کشتن این شخص ثواب بسیار است وکلانخان
گفت که من بدست خود میکشم اگر بادشاه می رنجد
بر ما می رنجد ما جواب به بادشاه خواهیم داد که او شرعاً
واجب القتل بود بقتلش رسانیدیم والی گفت اول
شما آهسته باشید ما از ایشان دلیلی می پرسیم و
حجت می طلبیم به بینیم تا چه دلیل می کنند وچه حجت
می آرند یکبار مذهب ایشان تحقیق باید کرد آنگاه آنچه
مصلحت خواهد بود خواهیم کرد بعد ازاں هریک خاموش
ماند والی گفت اکنون بتفصیل شرح کنید واقعهٔ خویش
تمام گوئید ابتدا چوں تصدیق کردید وچوں دانستید
که سید محمد که از جانب جونپور برخاستند و در گجرات
دعوی کردند و در فرح مدفون گشتند ایشاں مهدی
موعود باشند از کجا معلوم کردید که مولد مهدی جونپور
باشد ومبعث گجرات ومدفن فرح مولد ومبعث و
مدفن مهدی در حدیث مقرر است تمام علماء عرب
وعجم وائمه مدینه وحرم بفساد وبطلان این عقیده قائل
اند شما باوجود علم وعقل ومقتدائی این اعتقاد
چون پیش گرفتید وخلق را بدین اعتقاد دعوت کردید باید
که قصه واقعهٔ خود حرفاً بحرف تقریر کنید این ضعیف
جواب داد که در اصل آباء واجداد ما در سلسلهٔ اهل تصوف
یعنی مشائخ طریقه بودند مقرر است که در مذهب ایں

سے اٹھکر اس ضعیف کے نزدیک آئے اور کہا کہ اس شخص
کو قتل کرنے میں بڑا ثواب ہے اور کلانخاں نے کہا کہ میں
اپنے ہاتھ سے قتل کرتا ہوں اگر بادشاہ رنجیدہ ہوگا تو ہم پر
رنجیدہ ہوگا بادشاہ کا جواب ہم دیں گے کہ شیخ شرعاً واجب
القتل تھا ہم نے اس کو قتل کیا حاکم نے کہا پہلے تو تم
خاموش رہو ہم ان سے دلیل پوچھتے ہیں اور حجت
طلب کرتے ہیں ہم بھی تو دیکھیں کہ ان کا استدلال کیسا ہے
ایک بار ان کے مذہب کی تحقیق کرنی چاہیئے بعد تحقیق جو
کچھ مصلحت ہوگی کیا جائیگا اس کے بعد سب خاموش ہوگئے
حاکم نے کہا اب تفصیل سے ظاہر کرو اور اپنا تمام واقعہ بیان کرو کہ تم نے پہلے
کسطرح تصدیق کی اور کس طرح جانے کہ سید محمد جونپور سے
نکلے اور گجرات میں دعویٰ کئے اور فرح میں مدفون ہوئے یہی
مہدی موعود ہیں۔ کہاں سے معلوم کئے کہ مہدی کا مولد
جونپور ہے اور مبعث گجرات ہے اور مدفن فرح ہے
حالانکہ مہدی کے مولد مبعث اور مدفن کے متعلق
حدیث میں مقرر ہے عرب اور عجم کے تمام علماء و
اور مدینہ وحرم کے ائمہ اس عقیدہ کے فساد وبطلان
کے قائل ہیں اور تم باوجود علم وعقل اور مقتدائی کے
اس اعتقاد کے قائل ہوئے اور خلق کو اس اعتقاد کی
طرف لاتے ہو چاہئے کہ اپنے واقعہ کا قصہ پوری طور
پر بیان کریں۔ اس ضعیف نے جواب دیا کہ ہمارے
آباد واجداد در اصل اہل تصوف یعنی مشائخ طریقت
سے تھے یہ [illegible] ثابت ہو [illegible] تمام

جماعت انکار سخن ولی حرام ست بلکہ بمنزلۂ سم قاتل
است بسیار کساں از اہل ظاہر بواسطۂ انکار اولیاء مایۂ
ایمان و معرفت بباد دادہ اند و روے بوادیٔ خذلان و
خسارت نہادہ اند چنانچہ از مصنفات سلف مثل سید
الطائفہ خواجہ جنید بغدادی و امام حجۃ الاسلام محمد غزالی
و شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی معلوم می
شود فی الجملہ چوں مارا بطریق تواتر معلوم شد کہ
حضرت سید محمد بزبان مبارک خویش کرات و مرات
در مجمع علماء و مشائخ ایں دعویٰ اظہار فرمودند تا
آخر نفس برایں دعویٰ مصر بودند و آثار ولایت
ایشاں در عالم انتشار یافتہ و تاثیرات فیض ایشاں
بغایت اشتہار رسیدہ بحدیکہ بسیار کساں کہ ہیچ خبر
از علم نہ داشتند محض بہ ملازمت صحبت ایشاں
در دقائق علوم شرائع و معرفت چنداں وقوف و
مہارت پیدا کردند کہ در تقریر نگنجد و در باب اعمال
جمیلہ و اوصاف جلیلہ مثل توکل و صدق و تسلیم
و تفویض و علم و مروت و سائر اخلاق حسنہ بمرتبہ
رسیدہ اند کہ در تحریر نیاید بلکہ یک یک از
ایشاں بمقتدائی رسیدہ اند و پیش ہر یک ہزارہا
تارک دنیا و طالب مولیٰ و سرمست حقیقت باوجود
رعایت حدود طریقت و شریعت پیدا شدند و
بناءً علی مذہب اہل تصوف روئے بتصدیق آوردیم
و سر بر عتبۂ شریف ایشاں نہادیم و از مباحثات

کے مذہب میں ولی کی بات کا انکار حرام ہے بلکہ سم قاتل
کے برابر ہے۔ اہل ظاہر سے بہت سے لوگ اولیاء کے
انکار کے واسطہ سے ایمان و معرفت کی پونجی ضائع کرلئے
اور ہلاکت و نقصان کے جنگل کی طرف رخ کیئے چنانچہ
سلف مثلاً سید الطائفہ خواجہ جنید بغدادی امام حجۃ الاسلام
محمد غزالی اور شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی
رحمۃ اللہ علیہم کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے۔ حاصل
کلام جب ہمکو بطریق تواتر معلوم ہوا کہ حضرت سید محمد
اپنی زبان مبارک سے کئی بار علماء اور مشائخین کے
مجمع میں یہ دعویٰ (دعویٰ مہدیت) ظاہر فرمایا اور آخر
دم تک اس دعویٰ پر مصر رہے اور آپ کی ولایت کے
آثار تمام عالم میں پھیل گئے اور آپ کے فیض کی
تاثیرات بہت مشہور ہوگئیں یہاں تک کہ بہت سے لوگ
جو علم سے کچھ بھی خبر نہیں رکھتے تھے محض آپ کی صحبت
کی ملازمت سے شریعت کے علوم کی باریکیوں اور خدا کو
پہچاننے میں اس قدر آگاہی اور استعداد پیدا کئے بیان نہیں
کرسکتے اعمال جمیلہ اور اوصاف جلیلہ مثل توکل صدق تسلیم
تفویض حلم و مروت اور تمام اخلاق حسنہ میں اس درجہ کمال
کو پہنچے کہ لکھ نہیں سکتے بلکہ ان میں کا ایک ایک پیشوائی
کو پہنچا اور ہر ایک کی خدمت میں ہزاروں تارکان دنیا
طالبان خدا شریعت و طریقت کے حدود کی رعایت
کے ساتھ سرمست حقیقت پیدا ہوئے اہل تصوف
کے مذہب کی بناء پر ہم نے حضرت مہدیؑ کی تصدیق کی

ومجادلات لفظیہ کہ داب علماء ظاہر است احتراز کردیم مشائخ طریقت در ہمہ مصنفات خویش می آرند کہ اے روندہ راہ ہشیار باش وخود را از انکار اولیاء دور دار تا خرمن ایمان خویش را تباہ نسازی و در کلام ربانی نظر کن کہ مہتر موسیٰ کلیم اللہ با کمال مرتبہ نبوت وجلال دبدبہ رسالت بواسطہ ایراد یک سخن لقد جئت شیئاً نکرا (جزو ۱۵ رکوع ۲۲) بمقتضائے شریعت توریت پیش مہتر خضر علیہ السلام عرض نمودند آخر بچہ نوع عذر خواہی وشرمندگی و محتاجگی و تواضع پیش آمدند وبلسان انکسار وافتقار فرمودند لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترھقنی من امری عسرا (جزو ۱۵ رکوع ۲۳) ہر آئینہ نور نبوت موسوی باید تا نور ولایت محمدی را بشناسد بیچارگان اہل ظاہر چہ دانند فی الجملہ مذہب مشائخ طریقت ظاہر است اکنون نباید کہ علماء مجلس شما گمان برند کہ حجت ثبوت مہدیت حضرت سید محمد ہمیں مقدار است فقط نے ما می دانیم کہ این تقریر در محضر علماء شریعت حجت را نمی شاید اما چونکہ شما گفتید کہ قصہ خویش از اول تا آخر بتفصیل بیان کنید بناء علی ذلک این تقریر در میان آوردیم حجت علمی بعد ازین ادا خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ الغرض چوں بناء تصدیق بر بنیاد ذکو

طرف توجہ کی اور حضرتؑ کے آستانۂ شریف پر سر ٹیک دیا۔ لفظی مجادلات ومباحثات جو علماء ظاہر کا طریقہ ہے اس سے ہم نے پرہیز کیا مشائخ طریقت نے اپنے تمام مصنفات میں بیان کیا ہے کہ اے راہ حق پر چلنے والے ہشیار رہ اور خود کو اولیاء اللہ کے انکار سے دور رکھ تاکہ تو اپنے ایمان کے خرمن کو تباہ نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے کلام پر نظر کر کہ رسالت کے دبدبہ کا جلال نبوت کے کمال رکھنے والے مہتر موسیٰ کلیم اللہ نے توریت کی شریعت کے اقتضاء سے مہتر خضرؑ کے حضور میں صرف یہ عرض کیا کہ "تم ایک چیز ناپسند لائے"۔ اور پھر کس طرح عذرخواہی شرمندگی، محتاجی اور تواضع سے پیش آئے اور عاجزی اور محتاجی کی زبان سے فرمایا کہ مجھکو نہ پکڑ میری بھول پر اور مجھ پر نہ ڈالو میرے کام میں سختی۔ البتہ موسوی نبوت کا نور چاہئے تاکہ نور ولایت محمدی یعنی امام مہدیؑ کو پہچانیں بیچارے اہل ظاہر اور پیران جاہل کیا جانیں حاصل کلام مشائخ طریقت کا مذہب ظاہر ہے اب تمہاری مجلس کے علماء کو یہ گمان نہیں کرنا چاہئے کہ ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے فقط اسی قدر حضرت سید محمد کی مہدیت کے ثبوت کی حجت ہے نہیں نہیں ہم جانتے ہیں کہ یہ تقریر جو ہم نے کی علماء شریعت کے مجمع میں حجت کے لائق نہیں لیکن چونکہ تم نے کہا تھا کہ اپنا قصہ اول سے آخر تک تفصیل سے بیان کرو اسی لئے ہم نے یہ تقریر درمیان میں لائی علمی حجت اس کے بعد ادا ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ الغرض جب

بوقوع پیوست جماعتی از علماء ظاہر قدم در میدان مباحثہ و مجادلہ نہادند و بر ضلالت و بطلان اعتقاد قرار دادند بلکہ بر اخراج و قتل جماعت ما فتوی دادند بلکہ مجرد ایں سخن کہ مہدی موعود آمد و گذشت چند کساں را بقتل رسانیدند بعد ازاں ما حیران شدیم و با خویش تفکر کردیم آیا ایں عقیدۂ ما خلاف نص قرآن یا حدیث متواتر یا اجماع امت باشد ما را بضرورت تائب باید شد و رجوع بحق باید کرد اگر عقیدۂ ما مخالف نص قرآن و حدیث متواتر و اجماع امت نباشد پس از ملامت و ایذاء ایشاں باکے نیست من عمل صالحاً فلنفسہ و من اساء فعلیہا (جزء ۲۴ رکوع ۱۷) لازم نیست کہ محض از گفتۂ علماء ظاہر تکذیب سید محمد بکنیم و سخنان جماعت عصبہ در باب برادر خورد ایشاں یوسف و لاخوہ احب الی ابینا منا و نحن عصبۃ ان ابانا لفی ضلال مبین ن اقتلوا یوسف (جزء ۱۲ رکوع ۱) القصہ و سخنان جماعت ملائکہ در باب آدم صفی اللہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا و یسفک الدماء (جزء ۱ رکوع ۴) معتبر و مقبول نمی داریم علماء زمانہ ما مرتبہ از ایں دو جماعت بالاتر نیستند کہ محض بتقلید ایشاں دعوی صاحب ولایت را رد کنیم بعد ازاں جہت ایں معنی در

مہدی موعودؑ کی تصدیق کی بنا بنیاد مذکور یعنی مشایخ طریقت کے مذہب پر وقوع میں آئی تو علماء ظاہر کی جماعت مباحثہ اور مجادلہ کے میدان میں قدم رکھی اور ہمارے گمراہ اور بد اعتقاد ہونیکا اقرار کی بلکہ ہماری جماعت مہدویہ کے اخراج اور قتل کا فتویٰ دیا اور چند مہدویوں کو محض یہ کہنے پر کہ مہدی موعود آئے اور گئے قتل کروایا اس کے بعد ہم حیران ہوئے اور اپنے دل میں سوچا کہ آیا یہ ہمارا عقیدہ نص قرآن یا حدیث متواتر یا اجماع امت کے خلاف ہے تو ہم کو بلحاظ ضرورت توبہ کرنا چاہئے اور حق کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور اگر ہمارا عقیدہ نص قرآن و حدیث متواتر اور اجماع امت کے خلاف نہیں ہے تو مخالفانِ مہدیؑ کی ملامت اور ایذا کا کوئی خوف نہیں جس نے نیک عمل کیا تو وہ اپنے بھلے کے لئے اور جس نے بدکاری کی تو وبال بھی اسی پر۔ لہٰذا ہم پر لازم نہیں کہ محض علماء ظاہر کے کہنے پر حضرت سید محمد مہدیؑ کو جھٹلائیں اور جماعتِ عصبہ کی باتیں ان کے چھوٹے بھائی کے باب میں۔ یوسف اور اس کا بھائی زیادہ پیارا ہے ہمارے باپ کو ہم سے حالانکہ ہم قوت کے لوگ ہیں بیشک ہمارا باپ (یعقوبؑ) صریح غلطی میں ہے مار ڈالو یوسف کو۔ اور ملائکہ کی جماعت کی باتیں آدم صفی اللہ کے باب میں۔ کیا تو نائب بناتا ہے اس میں ایسے شخص کو جو اس میں فساد پھیلائے اور خون بہائے۔ ہم یوسفؑ کے بھائیوں کی جماعت اور فرشتوں کی جماعت کی باتوں کو معتبر اور مقبول نہیں رکھتے تو ہمارے زمانہ کے علماء ظاہر

کتب سلف نظر کردیم ذکر مہدی علیہ السلام در کتب احادیث یافتیم و دیدیم کہ ہیچ حدیث متواتر درباب مہدی علیہ السلام وارد نہ شدہ است مگر ایں قدر ہست کہ علماء سلف مجئ مہدی علیہ السلام را متواتر المعنی داشتہ اند واما در علامات ہیچ مجتہد ومفسر بطریق قطع ویقین چیزے نگفتہ است چراکہ آں احادیث کہ دلالت بر علامات می کنند ظاہر و اظہر است کہ از جملہ احاد اند والخبر الواحد مع اشتمالہ بجمیع الشروط لا یفید الا الظن والظن لا یعبأ بہ فی الاعتقادیات وایضا باوجود مرتبہ احادیث در احادیث مذکورہ تعارض بسیار است وتناقض بسیار چنانچہ از بعضے احادیث اجتماع مہدی وعیسے علیہما السلام معلوم میشود واز بعضے افتراق ہمچناں از بعضے احادیث معلوم می شود کہ خروج دجال در زمانہ مہدی باشد واز بعضے مفہوم می گردد کہ خروج او بعد از گذشتن مہدی است ہمچناں در مولد ومبعث ومدفن و تاریخ ظہور اختلاف بسیار است فلذلک توقف علماء السلف فی ھذا الباب لوفور دیانتھم واحالوا العلم الی عالمہ واتفقوا علی انہ امام عادل من ولد فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

جو ان دونو جماعتوں سے بڑھکر مرتبہ نہیں رکھتے محض ان کی اندھی تقلید کی بناء پر صاحب ولایت یعنی مہدیؑ کے دعوی کو کسطرح رد کریں۔ ہم نے اسی معنی کی تحقیق کے لئے سلف کے کتب کو دیکھا تو احادیث کی کتابوں میں مہدیؑ کے ذکر کو پایا اور دیکھا کہ کوئی حدیث متواتر مہدیؑ کے باب میں نہیں آئی ہے مگر اس قدر ہے کہ علماء سلف نے مجئ مہدی علیہ السلام کو متواتر المعنی قرار دیا ہے لیکن علامات کے متعلق کوئی مجتہد ومفسر نے قطع ویقین کے طور پر کچھ بھی نہیں کہا اس لئے کہ وہ احادیث جو علامات پر دلالت کرتی ہیں ظاہر واظہر ہیں کہ وہ سب احاد ہیں۔ اور خبر واحد اپنے تمام شرائط کو شامل ہونے کے باوجود صرف ظن کا فائدہ دیتی ہے اور ظن اعتقادات میں معتبر نہیں اور نیز مرتبۂ احادیث کے باوجود احادیث مذکورہ میں تعارض وتناقض بہت ہے چنانچہ بعضے احادیث سے مہدی اور عیسی علیہما السلام کا جمع ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعضوں سے جمع نہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح بعضے احادیث سے معلوم ہوتا ہے مہدیؑ کے زمانہ میں دجال نکلیگا اور بعضوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؑ کے وصال کے بعد دجال نکلیگا۔ اسی طرح مہدیؑ کے مولد مبعث مدفن اور تاریخ ظہور میں اختلاف بہت ہے۔ اسی لئے اس باب میں علماء سلف نے اپنی کثرت دیانت کی وجہ توقف کیا ہے اور علامات کے علم کو اللہ

وسلم یخلقه الله متی شاء ویبعثه نصرة لدینه۔ فی الجمله از مضمون احادیث متعارضه احتمالات پیدا می شود و در مجلس بادشاه نیز علماء لشکر بادشاه و علماء نهرواله سعی بلیغ نمودند اما نفی امکان و رفع احتمال ثبوت مهدیت حضرت سید محمدؑ نتوانستند و آں مجلس بحث بریں معنی قرار گرفته که ممکن و محتمل است که حضرت سید محمد مهدی موعودؑ باشند و مصدق ایشاں ہم رغما مطعون نمی باشد اما بدلیل امکان و حجت احتمال شما را نباید که دیگران را دعوت کنید لان المحتمل لیس بحجة قطعیة الحاصل بعد از تتبع کتب احادیث مبرهن شد که بر مصدق حضرت سید محمدؑ هیچ عیب و طعن لازم نمی آید و نسبت کفر و ضلالت و بدعت نمی شاید و فتوی قتل بریں جماعت محض جور و ظلم است رحم الله علی من انصف بعد ازاں علماء سوال کردند که از مضمون تقریر شما معلوم شد که مهدی امام باشد باتفاق علماء سلف اما ایں شخص که شما او را مهدی میگوئید امام نشد پس شما بزبان خود ملزم شدید ایں ضعیف جواب داد که امامت مهدیؑ باید که با امامت پیغمبراں مشابهت داشته باشد نه با امامت پادشاہان زمانه که جمیع پیغمبراں امام بودند و در امامت پیغمبراں قبض ملک و تصرف اموال شرط نکرده اند حق سبحانه

کے حوالہ کیا ہے اور اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ مہدیؑ امام عادل ہے فاطمہ بنت رسول اللہ کی اولاد سے پیدا کریگا اللہ جب چاہے گا اور مبعوث کریگا اس کو اپنے دین کی نصرت کے لئے فی الجملہ احادیث متعارضہ کے مضمون سے احتمالات پیدا ہوتے ہیں بادشاہ کی مجلس میں بھی بادشاہ کے لشکر کے علماء اور شہر نہروالہ کے علماء نے بہت کچھ کوشش کی مگر حضرت سید محمدؑ کی مہدیت کے ثبوت کے امکان و احتمال کی نفی اور رفع نہیں کر سکے اور اس مجلس میں بحث اس معنی پر قرار پائی کہ ممکن و محتمل ہے کہ حضرت سید محمد مہدی موعود ہوں گے اور آپ کا مصدق لائق طعن نہ ہوگا لیکن امکان کی دلیل اور احتمال کی حجت کی بناء پر تم کو نہیں چاہیے کہ دوسروں کو اپنے مذہب کی دعوت دیں اس لئے کہ محتمل حجت قطعیہ کے لائق نہیں الحاصل کتب احادیث کی تتبع سے ظاہر ہوا کہ حضرت سید محمدؑ کے مصدق پر کوئی عیب و طعن لازم نہیں آتا کفر ضلالت اور بدعت کی نسبت مصدقوں کے لائق نہیں اور اس جماعت مہدویہ پر قتل کا فتوی دینا محض جور و ظلم ہے۔ اللہ رحم کرے اس پر جس نے انصاف کیا۔ اس کے بعد علماء نے سوال کیا کہ تمہاری تقریر کے مضمون سے معلوم ہوا کہ علماء سلف کے اتفاق سے مہدیؑ امام ہوگا لیکن یہ شخص جسکو تم مہدیؑ کہتے ہو امام نہوا پس تم اپنی زبان سے ملزم ہوئے۔ اس ضعیف نے جواب دیا کہ مہدیؑ کی امامت کیلئے لازم ہے کہ پیغمبروں کی امامت کی مشابہت رکھے نہ کہ زمانہ کے بادشاہوں کی

وتعالیٰ در باب ایشاں می فرماید جعلنا منهم ائمة یهدون بامرنا لما صبروا (جزء ۲۱ رکوع ۱۲) وچند صد پیغمبران باکمال غربت و جمال نکنت از دست منکران شربت شہادت چشیدہ اند آنجا قبض ملک و کثرت جیوش و تصرف اموال کجا بودہ بنا بریں معنی مقرر و متحقق شد کہ حضرت سید محمد امام بودند وبمقتضائے آیہ کریمہ یهدون بامرنا سوی حق راہ نمودند الحاصل بعد از تتبع کتب احادیث مبرہن شد کہ حضرت سید محمد امام بودند بعد ازاں علماء سوال کردند کہ در بارہ مہدی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند یملأ الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت جوراً وظلماً الحدیث ایں حدیث را درست میدارید یا موضوع میگوئید ایں ضعیف گفت درست میداریم والی گفت کہ تطبیق ایں حدیث با مدعاء شما چہ نوع می شود ایں ضعیف گفت کہ حق سبحانہ وتعالیٰ در قصہ مہتر شعیب علیہ السلام میفرماید ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها (جزء ۸ رکوع ۱۲) مراد ازیں ارض زمین مدین است چرا کہ مہتر شعیب علیہ السلام بر اہل زمین مدین مبعوث شدہ اند کما قال اللہ تعالیٰ والی مدین اخاهم شعیبا (جزء ۸ رکوع ۱۰) و باجماع

امامت کی مشابہت رکھے کیونکہ تمام پیغمبر امام تھے اور پیغمبروں کی امامت کیلئے ملک کے قبضہ اور اموال کے تصرف کو شرط نہیں کیئے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے باب میں فرمایا ہے کہ ہم نے بنائے انمیں سے ائمہ کہ ہدایت کرتے تھے ہمارے حکم سے جبکہ انہوں نے صبر کیا اور چند سو پیغمبروں نے کامل غربت اور خوبی قدرت کی حالت میں منکروں کے ہاتھ سے شہادت کا شربت چکھا ہے ان کے لئے ملک پر قبضہ فوج کی کثرت اور اموال کا تصرف کہاں تھا اس معنی کی بناء پر مقرر اور متحقق ہوا کہ حضرت سید محمد مہدی موعودؑ امام تھے اور آیۂ کریمہ یهدون بامرنا (ہدایت کرتے تھے ہمارے حکم سے) کی اقتضا سے اللہ کی طرف ملائے الحاصل کتب احادیث کی تتبع سے ظاہر ہوا کہ حضرت سید محمدؑ امام تھے۔ اس کے بعد علماء نے سوال کیا کہ مہدیؑ کے باب میں پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ بھر دیگا زمین کو قسط و عدل سے جیسا کہ بھری گئی زمین جور و ظلم سے آیا تم اس حدیث کو درست رکھتے ہو یا موضوع کہتے ہو۔ اس ضعیف نے کہا کہ ہم درست رکھتے ہیں۔ حاکم نے کہا کہ اس حدیث کی تطبیق تمہارے مدعا سے کیسے ہو سکتی ہے۔ اس ضعیف نے کہا حق سبحانہ و تعالیٰ مہتر شعیبؑ کے قصہ میں فرماتا ہے اور نہ فساد کرو زمین میں اس کی اصلاح کے بعد۔ اللہ تعالیٰ ارض جو فرمایا ہے اس ارض سے مراد مدین کی زمین ہے کیونکہ مہتر شعیب مدین کی زمین پر رہنے والوں پر مبعوث ہوئے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ہم نے

مفسران امت مرحومہ مقرر شدہ است کہ کہ در تمام شہر مدین چہار لک سوار بودند جز دو دختر مہتر شعیب علیہ السلام ہیچکس تصدیق نکردہ و روے در اطاعت ایشان نیاوردہ معہذالک حق سبحانہ و تعالے میفرماید لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا یعنی تباہی مکنید اے امت شعیب در زمین مدین بعد اصلاح آن زمین پس اینجا تامل باید کرد کہ ہیچ یکے از اہل مدین تصدیق نکردہ بود و از فساد بیرون نیامدہ اینجا بعد اصلاحہا چہ معنی دارد پس بضرورت معلوم شد کہ ازیں اصلاح مراد دعوت مہتر شعیب علیہ السلام است بصلاح اگر کسے اطاعت کند یا نکند بحکم کلام ربانی توان گفت کہ مہتر شعیب علیہ السلام زمین مدین را بصلاح آوردند چنانچہ بعض مفسران تحت ایں آیت می نویسند در فعل بنفسہ و دعی لغیرہ پس بنابریں معنی چنانچہ مہتر شعیب علیہ السلام زمین مدین را بصلاح آراستند ہمچناں مہدی علیہ السلام تمام زمین را بعدل آراستند بلکہ اینجا بسیار کساں در تصدیق و اطاعت آں ذات احوال و نفس در باختند و خویشتن را نشانۂ تیر ملامت می ساختہ اند

بھیجا مدین کی جانب ان کے بھائی شعیب ؑ کو۔ امت مرحو کے مفسروں کی اجماع سے یہ بات مقرر ہے کہ تمام شہر مدین میں چار لاکھ سوار تھے مگر شعیب کی دو لڑکیوں کے سوائے کسی شخص نے حضرت ؑ کی تصدیق نہ کی اور فرمانبردار نہوئے اس کے باوجود اللہ تعالے فرماتا ہے

لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا

یعنی تباہی مت کرو اے شعیب کی امت مدین کی زمین میں اس زمین کی اصلاح ہونے کے بعد پس یہاں غور کرنا چاہیئے کہ اہلیان مدین میں سے کسی نے شعیب ؑ کی تصدیق نہیں کی اور فساد سے باز نہ رہے تو پھر فرمان خدا بعد اصلاحہا (زمین کی اصلاح کے بعد) کیا معنی رکھتا ہے پس بضرورت معلوم ہوا کہ اس اصلاح سے مراد مہتر شعیب ؑ کی دعوت صلاح ہے۔ (نیکی کی طرف بلانا ہے) کوئی شخص اطاعت کرے یا نہ کرے کلام ربانی کے حکم سے کہہ سکتے ہیں کہ مہتر شعیب ؑ مدین کی زمین کو صلاح کی طرف لائے چنانچہ بعض مفسروں نے لا تفسدوا فی الارض الآیۃ کے تحت لکھا ہے کہ اپنی ذات سے نیک کام کیا اور دوسروں کو نیکی کی طرف بلایا۔ پس اس معنی کے لحاظ سے جیسا کہ مہتر شعیب ؑ نے مدین کی زمین کو صلاح سے آراستہ کیا اسی طرح حضرت مہدی ؑ نے تمام زمین کو عدل سے آراستہ کیا بلکہ حضرت مہدی ؑ کے حضور میں بہت سے لوگوں نے آپکی تصدیق و اطاعت قبول کرکے اپنی جان

بعد ازاں علماء گفتند کہ بریں وجہ نیز حجت شما درست نمی آید زیرا کہ شما در یک شہر پٹن این شور و غوغا برانگیختہ اید و باقی در ہیچ شہر و ولایت این خبر نیست پس توجیہ شما کہ مہدی تمام زمین را بعدل و قسط پر کردہ چنانچہ شعیب علیہ السلام تمام زمین مدین را درست نماید تقریر کردید کہ الزام بر خویش آوردید این ضعیف گفت در کلام شما تعارض می آید حالا شما می گفتید کہ در وقت سلیم شاہ چونکہ شیخ علائی را برائے قتل حاضر کردند شیخ مذکور از عقیدۂ خود برنگشت و بعضے تابعان ایشان ازیں عقیدہ تائب شدند کسے بایشاں سوال کرد کہ چونست کہ شما تائب نمی شوید و ایشان تائب شدند جواب داد کہ مقتدا را تمسک بہ عزیمت اولیٰ تر است اگر مقتدے میل سوے رخصت کند عیب نیست غرض آنکہ شما را معلوم است کہ مثل میاں شیخ علائی کہ بعلم و تقویٰ و ریاضت و زہد دراں دیار ہیچ یکے مشہور تر از ایشاں نبودہ این عتبہ را قبلۂ خود ساختہ اند و جان لطیف خود را در محبت این آستانۂ شریف در باختند این خبر در عالم منتشر گشت کہ عالمے عاملے متشرع متورع پیر طریقت استاد شریعت این خبر داد کہ مہدی موعود علیہ السلام آمد و گذشت دیا سلاطین و خواتین و

اور یہاں کو نثار کر دیا اور خود کو ملامت کے تیر کا نشانہ بنا دیا اس کے بعد علماء نے کہا اس وجہ پر بھی تمہاری حجت درست نہیں اس لئے کہ تم نے صرف ایک شہر پٹن میں یہ شور و غوغا اٹھایا ہے اور باقی کسی شہر اور ولایت میں یہ خبر مشہور نہیں پس تمہاری یہ حجت کہ مہدی تمام زمین کو عدل اور قسط سے بھر دیا جیسا کہ شعیبؑ نے تمام زمین مدین کی اصلاح کی درست نہیں تم اپنی تقریر سے خود ملزم ہوئے اس ضعیف نے کہا کہ تمہارے کلام میں تعارض آتا ہے اسلئے کہ ابھی تم کہتے تھے کہ سلیم شاہ کے وقت جب شیخ علائی کو قتل کے لئے حاضر کیئے تو شیخ مذکور اپنے عقیدہ سے پلٹے نہیں ان کے بعض تابعین نے اس عقیدہ سے توبہ کی کسی نے شیخ علائی سے سوال کیا کہ یہ کیا ہے کہ تم نے تو توبہ نہیں کی اور یہ لوگ تائب ہو گئے جواب دیا کہ پیشوا کے لئے عالیت اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے اگر مقتدی نے رخصت کی طرف توجہ کی تو عیب نہیں غرضکہ تم کو معلوم ہے کہ میاں شیخ علائی کی طرح کوئی شخص علم و تقویٰ ریاضت اور زہد میں اس شہر میں ان سے زیادہ مشہور نہ تھا میاں ممدوح نے حضرت مہدیؑ کے آستانہ کو اپنا قبلہ بنایا اور اپنی پاک جان کو اس آستانۂ شریف کی محبت میں نثار کر دیا یہ خبر عالم میں پھیل گئی ہے کہ ایک عالم عامل شرع کا پابند پرہیزگار پیر طریقت استاد شریعت نے یہ خبر دی ہے کہ مہدی موعود آئے اور گئے اور ممدوح نے بادشاہوں پردہ نشین عورتوں عالموں

علماء و مشائخین بدلائل و براہین مقابلہ کردہ در عرب و عجم کم کسے باشد کہ گوید کہ ایں خبر نشنیدہ ام و شمامی گوئید کہ غیر از شہر پٹن ایں خبر نیست ایضاً ایں زماں شما میگفتند کہ علماء ایں دیار ازیں فتنہ عاجز آمدہ اند انگاہ فریاد بہ مکہ نوشتند اکابران آنجائی محضرہ کردہ برایں جماعت فتوے نوشتند کہ نزدیک سی سال باشد کہ ایں فتوی در گجرات آمدہ است علماء عرب را معلوم شدہ است کہ برروئے زمین گروہے انبوہ پیدا شدہ است کہ علماء عجم را حیران ساختہ اند و خلائق تقلید قول ایشاں میکنند ایں خبر در مکہ و مدینہ حرسہما اللہ تعالے عن الآفات والبلیات منتشر و مشتہر است و باز شمامی گوئید کہ در پٹن شنیدہ ایم کہ کسے دعوی مہدیت کردہ است تا غایت نشنیدہ بودیم ایضاً ایں زماں ما را میگفتند کہ شومی اضلال شما تا گوڑ و پورب رفتہ است و در آنجا ہزاراں ہستند کہ بتقلید سخن شما دریں فتنہ افتادہ اند ایں عقیدہ را قبول کردہ اند و در بدخشاں نیز فتنہ شما رفتہ است یکے بدخشانی دریاران شما کشتہ شدہ است اہل شیراز از تقلید شما در فتنہ افتادہ اند ملا علاء الدین از شیراز آمدہ در صحبت شما ماندہ و در ہرلو و فرح و قندہار ایں جماعت ہستند و دیگر شیخ عبد الغنی

اور مشائخوں کیساتھ ثبوت مہدیت میں دلائل و براہین سے مقابلہ کیا ہے عرب اور عجم میں کم کوئی شخص ہوگا جو یہ کہتا ہو کہ میں نے یہ خبر نہیں سنی اب تم کہتے ہو کہ شہر پٹن کے سوائے کہیں یہ خبر نہیں پہنچی نیز ابھی تم کہہ رہے تھے کہ اس شہر کے علماء نے اس فتنہ سے عاجز آکر علماء مکہ سے فریاد کی لہذا مکہ کے علماء نے محضر و کرکے جماعت مہدویہ پر (ان کے قتل کا) فتوی لکھا یہ فتوی گجرات میں آکر تیس سال کا عرصہ ہوا ہے علماء عرب کو معلوم ہو چکا ہے کہ روئے زمین پر مہدیوں کا بڑا گروہ پیدا ہو گیا ہے جو علماء عجم کو حیران کردیا ہے اور مخلوق گروہ مہدویہ کے قول کی تقلید کرتی ہے (یہ مان لیتی ہے کہ مہدی موعود آئے اور گئے) یہ خبر مکہ اور مدینہ میں (اللہ تعالے ان دونوں مقامات کو آفات اور بلیات سے محفوظ رکھے) منتشر اور مشہور ہو گئی اور پھر تم کہتے ہو ہم نے سنا ہے کہ پٹن میں کسی نے دعوی مہدیت کیا ہے اس سے بڑھکر ہم نے نہیں سنا۔ نیز ابھی تم ہم کو کہتے تھے کہ تمہاری گمراہی کی نحوست گوڑ اور پورب پہنچ گئی ہے اور وہاں ہزاروں اشخاص ہیں جو تمہاری بات کی تقلید کرکے (مہدی موعود آئے اور گئے کہکر) اس فتنہ میں پڑے ہوئے ہیں اس عقیدہ کو قبول کرلئے ہیں اور بدخشاں میں بھی تمہارا فتنہ پہنچ گیا ہے تمہارے احباب میں سے ایک بدخشانی قتل کیا گیا ہے اہل شیراز تمہاری تقلید سے فتنہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ ملا علاء الدین شیراز سے آکر تمہاری صحبت میں رہ گئے ہیں۔ ہرلو و فرح اور قندہار میں جماعت

که صدر پادشاه است و قاضی یعقوب که ملک
القضاة است این هر دو بزرگان در مجلس
پادشاه بحضور پادشاه و علما این ضعیف را
گفتند که پادشاه در گجرات برائے تدارک شما
آمده و گرنه لشکر پادشاه گجرات این چنین قوی
نبود که پادشاه را خود می بایست آمد برائے
قبض این ملک یک نوکر بسند بود لیکن به
جهت دفع فتنه و غوغا شما پادشاه بذات
خود قدم فرموده اند فی الحقیقت این ضعیف
درین گروه بمقدار یک خاشاک هم اعتبارے
نمی دارد برائے دفع این چنین کس پادشاه
را بذات خود آمدن ضرورت شد اکنون
انصاف کنید که این چنین چون باید گفت
که این خبر یعنے خبر مدعا مهدیت غیر از شهر
پٹن هیچ جا نشنیده ایم بلکه در عالم آفاق
غلغله افتاده که گروه انبوه ظاهر شده است
و خلق را به ترک بدعت و متابعت سنت
رسول صلی الله علیه وسلم بموافقت قرآن و
ائتمار اوامر شرعیه و اجتناب نواهی آن دعوت
میکنند و در معاملات و عبادات قدم همت
جز بذروه عزیمت نمی نهند و بر تقوی و توکل
و صدق و دیانت و عزلت و انفراد و اختیار
فقر و بذل مال استحکام و رسوخ تمام دارند
و برین عقیده مصر و مستحکم اند بلکه لیلا و نهارا
سرا و جهرا بدین ترانه مترنم اند که ان المهدی

مہدویہ موجود ہے و دیگر یہ کہ شیخ عبدالنبی جو بادشاہ
کے صدر ہیں اور قاضی یعقوب جو ملک القضات
ہیں یہ دونوں بزرگوں نے بادشاہ کی مجلس میں
بادشاہ اور عالموں کے حضور میں اس ضعیف کو کہا
کہ اکبر بادشاہ تمہارے تدارک کے لئے گجرات
آیا ورنہ گجرات کے بادشاہ کا لشکر ایسا قوی نہ
تھا کہ خود اکبر بادشاہ کو آنے کی ضرورت ہوتی گجرات
پر قبضہ کرنے کے لیئے اکبر بادشاہ کا ایک نوکر کافی
تھا لیکن تمہارے شور اور فتنہ کے سبب سے اکبر
بادشاہ بذات خود گجرات تشریف لائے ہیں۔ یہ
ضعیف درحقیقت اس گروہ مہدویہ میں ایک تنکا اس
کی کاڑی کی وقعت نہیں رکھتا ہے ایسے شخص کو
دفع کرنے کے لئے اکبر بادشاہ کو بذات خود آنے
کی ضرورت ہوئی تو اب انصاف کرو کہ ایسا کسطرح
کہہ سکتے ہیں کہ یہ خبر یعنی مدعا مہدیت کی خبر شہر
پٹن کے سوائے ہم نے کسی جگہ نہیں سنی۔ بلکہ تمام
عالم میں غلغلہ ہو گیا ہے کہ مہدویوں کا بڑا گروہ
ظاہر ہو گیا ہے اور خلق کو بدعت ترک کرنے سنت
رسول صلعم کی پیروی اور قرآن شریف کی موافقت
کرنے اوامر شرعیہ کی ادائی اور ممنوعات شرعیہ
سے پرہیز کرنے کی دعوت کرتا ہے اور معاملات
وعبادات میں ہمت کا قدم عالیت کی بلندی پر
رکھتا ہے تقوی توکل صدق دیانت گوشہ نشینی
تنہائی فقر و فاقہ اختیار کرنے خدا کی راہ میں مال
دینے میں استوار اور کامل مضبوطی رکھتا ہے اور

الموعود قد جاء و مضی۔ بزرگان
را این چنین سخن فضولانه نباید گفت که خبر
مدعاء این جماعت غیر از شہر پٹن ہیچ جا نیست
درین محل والی گفت که ورلٹے لکم دینکم
ولی دین مارا ہیچ تدبیر نیست که الزام بر
ایشان بتقریر غیر ممکن است اما چو نست که
مفسران این آیت را منسوخ داشته اند۔
این ضعیف گفت که بعضے مفسران غیر منسوخ
ہم گفته اند والی گفت که کدام مفسر غیر منسوخ
گفته است این ضعیف گفت قاضی بیضاوی
بعد ازاں اکابران مجلس بوالی التماس کردند
و گفتند که مرزا با شیخ مہدوی مباحثه حاجت
نیست التفات به سخن وے نباید کرد که او
فتنهٔ روزگار است ما که اہل علم ہم مجلس بادشاہ
ہستیم اگر اندکے گوش بر سخن او می نہیم در خاطر
ما می آید که وے برحق باشد سخن وے بردل
ما اثر می کند این چنین فتنه را نباید گذاشت و
حجت ما ہمیں فتوی اہل مکه بس است چرا که
اہل مکه افضل عالم اند پس فتوی اوشاں ناحق
نخواہد شد بحکم آں فتوی بقتل باید رسانید
والی این ضعیف را پرسید که شما بمکه رفته اید
این ضعیف گفت نرفته ام باز پرسید که علماء
مکه در گجرات آمده اند این ضعیف گفت نیامده
اند والی گفت پس چه کسانند که بے محضر بے مباحثه و
بے تفہیم در مدعاء ایشاں محض بر گفته د

اس عقیدہ پر مصر اور مستحکم ہے بلکہ رات دن آہستہ
اور علانیہ یہ گیت گاتا ہے کہ بیشک مہدی موعود
آئے اور گئے۔ بزرگوں کو چاہیئے کہ ایسے فضول باتیں
نہ کریں کہ جماعت مہدویہ کے مدعا کی خبر شہر پٹن کے
سوائے کسی جگہ نہیں ہے اس موقع پر اکبر بادشاہ نے
کہا کہ لکم دینکم ولی دین (تم کو تمہارا دین اور
مجھ کو میرا دین) کہنے کے سوائے کوئی دوسری تدبیر
نہیں کیونکہ انکو (میاں شیخ مصطفےٰ کو) تقریر سے الزام
دینا غیر ممکن ہے۔ لیکن یہ کیا بات ہے کہ مفسروں نے
لکم دینکم کی آیت کو منسوخ رکھا ہے۔ اس ضعیف نے
کہا کہ بعضے مفسروں نے غیر منسوخ بھی کہا ہے۔ حاکم نے کہا کون
سے مفسر نے غیر منسوخ کہا ہے اس ضعیف نے کہا قاضی
بیضاوی نے کہا ہے۔ اس کے بعد اکابران مجلس نے حاکم
سے التماس کیا اور کہا کہ اے مرزا شیخ مہدوی سے
مباحثہ کرنیکی ضرورت نہیں اس کی بات پر توجہ نہیں کرنی
چاہیئے کہ وہ زمانہ کا فتنہ ہے ہم اہل علم بادشاہ کے
ساتھ بیٹھنے والے ہیں اگر شیخ کی بات کچھ توجہ سے
سنتے ہیں تو دل میں آتا ہے کہ شیخ حق پر ہے اس
کی بات ہمارے دل پر اثر کرتی ہے ایسے فتنہ کو نہیں چھوڑنا
چاہیئے۔ اہل مکہ کا فتوی ہمارے لیئے کافی حجت ہے
کیونکہ اہل مکہ عالم میں افضل ہیں پس ان کا فتوی ناحق نہ ہوگا
اس فتوی کے حکم سے شیخ کو قتل کرنا چاہیئے۔ حاکم نے
اس ضعیف سے پوچھا کیا تم مکہ گئے تھے۔ اس ضعیف
نے کہا نہیں پھر پوچھا مکہ کے علماء گجرات آئے ہیں
اس ضعیف نے کہا نہیں آئے۔ حاکم نے کہا یہ کیسے لوگ

دشمنان ایشان فتوی نوشتند این کار
عالمان خدا پرست نباشد بعد ازان اکابرانِ
مجلس گفتند که اے مرزا بہ نسبت علم علماء مکہ
ما عامیانیم مارا ایراد و اعتراض بر قول ایشان
نمی رسد تقلید قول ایشان بباید کرد و برو
عمل باید ورزید بعد ازاں والی التفات بہ
ملّازادہ کرد و گفت کہ اے ملّازادہ آں قصہ چگونہ
بود کہ پدر شما بہ مکۂ مبارک رفتہ بودند مدتے آنجا
بتدریس مشغول شدند و درمیان خلق آنجائی
باستادی و بمقتدائی مشہور گشتند بعد ازیں علماء
مکہ بر ایشان فتوی کردند کہ ایں شخص رافضی
و دشمن دین است و واجب القتل است
اکنوں چہ میگوئید کہ فتوی او شان برحق بود
و پدر شما واجب القتل بود یا علماء بواسطہ شہرت
باوے حسد کردند و بناحق فتوی دادند بعد
ازاں ملّازادہ گفت کہ اگر صاحب بحضور
معتمدان علماء دین را شرمندہ کنند پس کیست
کہ علماء دین را نصرت دہد والی گفت در بحث
علمی چہ نامعقول سخن میگوئید جواب علمی باید
داد اکنوں شما معتقد پدر خود ہستید و اورا بر
مذہب اہل سنت و جماعت می دانید نہ
رافضی پس بنابریں معنی علماء مکہ با پدر شما
حسد کردہ باشند و ہرگاہ کہ با پدر شما حسد کردند
پس بکدام دلیل معلوم شد کہ با ایشاں حسد
نکردند جواب بدہید ملّازادہ خاموش ماند۔

ہی آنے کے بغیر اور مباحثہ و فہمائیش کرنے کے بغیر
تہدویوں کے معاد (تہدہو) ہوگئے اور گئے ہے کے متعلق محض
انکے دشمنوں کے کہنے پر انکے قتل کا فتوی لکھ دیئے۔
یہ کام خدا پرست عالموں کا نہیں ہے اسکے بعد اکابرانِ
مجلس نے کہا اے مرزا علماء مکہ کے علم کی نسبت ہم
جاہل ہیں ان کے قول پر ایراد و اعتراض ہمارے لیئے
سزاوار نہیں ان کے قول کی تقلید کرنی چاہیئے اور اس
پر عمل کرنا چاہئے اسکے بعد حاکم نے (اکبر نے) ملّازادہ
کی طرف توجہ کی اور کہا اے ملّازادے وہ قصہ کیا تھا
کہ تمہارے باپ مکۂ مبارک کو گئے تھے اور عرصۂ دراز
تک وہاں درس دینے میں مشغول تھے اور وہاں کے
لوگوں میں استادی اور پیشوائی میں مشہور ہوگئے اس کے
بعد علماء مکہ نے ان پر فتوی دیا کہ یہ شخص رافضی اور دین
کا دشمن ہے اور واجب القتل ہے اب تم کیا کہتے ہو کہ
علماء مکہ کا فتوی برحق تھا اور تمہارے باپ واجب القتل
تھے یا علماء مکہ نے تمہارے باپ کی شہرت کی وجہ
ان سے حسد کر کے ناحق فتوی دیا۔ اسکے بعد ملّازادہ نے
کہا اگر صاحب بدعتیوں (تہدویوں) کے سامنے علماء
دین کو شرمندہ کریں تو پس کون ہے جو علماء دین کی
مدد کرے حاکم نے کہا علمی بحث میں کیا نامعقول بات
کہتے ہو علمی جواب دینا چاہئے اب تم اپنے باپ کے
معتقد ہو اور اپنے باپ کو اہل سنت و جماعت کے
مذہب پر جانتے ہو نہ کہ رافضی سمجھتے ہو پس اس
معنی کے لحاظ سے علماء مکہ تمہارے باپ کیساتھ حسد کیئے
ہوں گے جب علماء مکہ نے تمہارے باپ کے ساتھ ہی حسد

علماء چوں دریں بحث ملزم شدند در میدان دیگر در آمدند و گفتند کہ اے مرزا ایشاں را بپرسید کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند کہ الحق یعلو یعنی حق بر باطل غالب باشد پس چہ نسبت کہ جماعت ایشاں ہر جا کہ ہستند ہمہ بمسکنت و مذلت می باشند و ما ہمیشہ بر ایشاں غالبیم اگر ایشاں بر حق باشند ایں چنیں چوں واقع شود والی گفت ایں سوال ما با ایشاں حاجت نیست۔ جواب ایں سوال آنچہ در دل ایشاں ست من بشما بگویم علما گفتند چہ جواب است بگوئید والی گفت حق بر باطل غالب است چنانکہ ایں شخص بر ما غالب است ببینید کہ ما پنجاہ و شصت کس ہستیم بسوالہا ے با ایشاں چسپیدہ ایم و ایشاں با ایں غربت و مسکنت و زنجیر و مصیبت پدر و اخوان و مفارقت اقارب و خلان در مجلس ما بنوعی نشستہ اند گویا کہ بابا ہمہ نشستہ است ہر سوال را جواب با حشمت و وقار و دلیری و استبداد می دہند غلبۂ حق بر باطل ایں باشد علماء گفتند کہ ایں تاویل از راہ صواب بعید است غلبۂ ظاہری می باید والی گفت ایں سخن شما نا معقول است چرا کہ اگر دو بیست سوار مغل دہ سوار فرنگ ببینند از دور چناں بگریزند کہ گوسفند از گرگ پس بنا بریں تقریر

کیے تو تمکو کس دلیل سے معلوم ہوا کہ جماعت مہدیہ کیساتھ حسد نہیں کیئے تم میرے اس سوال کا جواب دو ملازادہ خاموش ہوگیا جب علماء اس بحث میں ملزم ہوئے تو انہوں نے دوسرا پہلو اختیار کیا اور کہا اے مرزا شیخ سے پوچھو کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے کہ حق غالب ہے باطل پر پس یہ کیا بات ہے کہ جماعت مہدویہ جہاں کہیں رہتی ہے مفلسی و ذلت میں رہتی ہے اور ہم لوگ ہمیشہ ان پر غالب رہتے ہیں اگر مہدوی حق پر ہوتے تو ان کی حالت ایسی زبون کیوں رہتی حاکم نے (اکبر نے) کہا ہماری طرف سے یہ سوال شیخ سے کرنے کی ضرورت نہیں اس سوال کا جواب جو کچھ شیخ کے دل میں ہے میں تم سے کہتا ہوں علماء نے کہا کیا جواب ہے کہو اکبر نے کہا حق غالب ہے باطل پر جیسا کہ یہ شیخ ہم پر غالب ہے دیکھو کہ ہم پچاس ساٹھ اشخاص ہیں سوالات کرنے میں شیخ سے چمٹے ہوئے ہیں اور شیخ اپنی اس غربت مفلسی بیڑی باپ اور بھائی کی مصیبت عزیزوں اور دوستوں کی جدائی کے باوجود ہماری مجلس میں ایسے بیٹھے ہوئے ہیں گویا کہ ہم سب کا سردار بیٹھا ہوا ہے اور ہمارے ہر سوال کا جواب حشمت و وقار دلیری و استقلال کے ساتھ دے رہے ہیں حق کا غلبہ باطل پر یہ ہے۔ علماء نے کہا تمہاری یہ تاویل راہ صواب سے دور ہے غلبہ ظاہری چاہیئے حاکم نے کہا تمہاری یہ بات نا معقول ہے کیونکہ اگر دو سو سوار مغل کے دس فرنگی سواروں کو دیکھتے ہیں تو دور سے ایسے بھاگتے ہیں جیسا کہ لانڈگے کو دیکھکر بکرے بھاگتے ہیں پس

شما باید گفت کہ فرنگیاں برحق باشند بحث نا معقول نباید کرد القصہ بعد ازیں تقریر والی بایں ضعیف التفات کرد شما از مضمون احادیث امکان و احتمال ثابت کردید یعنی ممکن و محتمل است کہ مدعاء شما درست باشد پس معلوم شد کہ بواسطۂ ایں عقیدہ بر شما قتل و اخراج لازم نمی آید اگر ایں عقیدہ گرفتہ بخیال خود مشغول می شدید و خلق را برایں عقیدہ دعوت نمی کردید ایں مضرت بشما نمی رسید بدلیل امکانی و حجت احتمالی و برہان ظنی چندیں بازار گرم کردن و خلق را فریفتن و بالقطع حکم کردن کہ مہدی موعود بعد ازیں ہرگز نخواہد آمد و بطلان و کذب آں احادیث کہ مخالف ایں احتمال است یقین نمودن و جماہیر علماء را بر ضلالت داشتن محض ضلالت و بے راہی است بنادانی و غرور خود در تعب افتادہ اید اکنوں باید کہ تائب شوید و برایں عبارت بگوئید کہ پیر ما ولی کامل بود او بر خود ایں دعوی کردہ است و از روئے حدیث ممکن و محتمل است کہ دعوی او درست باشد و ما در سلسلۂ او ہستیم پس ما را نمی باید و نمی شاید کہ از سخن پیر خود کہ در شریعت ممکن و محتمل باشد انکار کنیم و بالفرض اگر مہدی علیہ السلام چنانکہ علماء از احادیث صحیحہ میگویند خواہد آمد قبول اُو ہم کردہ خواہیم و دانستہ کہ پیر ما در کشف غلط افتادہ بود و اگر بعد ازیں نخواہد آمد تا ظاہر خواہد

اس تقریر کے لحاظ سے تمکو کہنا چاہیئے کہ فرنگیاں حق پر ہیں نامعقول بحث نہیں کرنی چاہیئے القصہ اس تقریر کے بعد اکبر نے اس ضعیف سے کہا کہ تمنے احادیث کے مضمون سے امکان اور احتمال ثابت کیا ہے یعنی ممکن و محتمل ہیکہ تمہارا ادعاء درست ہو پس معلوم ہوا کہ اس عقیدہ کے واسطہ سے تم پر قتل اور اخراج لازم نہیں آتا اگر تم اس عقیدہ پر قائم رہکر اپنے خیال میں مشغول ہوتے اور خلق کو اس عقیدہ کی دعوت نہ کرتے تو تم کو یہ تکلیف نہ پہنچتی دلیل امکانی حجت احتمالی اور برہان ظنی سے اس قدر بازار گرم کرنا اور خلق کو فریب دینا اور قطعی حکم کرنا کہ مہدی موعود اس کے بعد ہرگز نہیں آئیں گے اس احتمال کے مخالف احادیث کے جھوٹے ہونیکا یقین کرنا اور تمام علماء کو گمراہ جاننا محض گمراہی اور بے راہی ہے تم اپنے غرور اور نادانی سے تکلیف میں پڑے ہو اب تمکو چاہیئے کہ توبہ کریں اور اس طرح کہیں کہ ہمارا پیر ولی کامل تھا اس نے اپنی ذات سے دعوی کیا ہے اور حدیث کی روسے ممکن اور محتمل ہے کہ اس کا دعوی درست ہو اور ہم اس کے سلسلہ میں ہیں پس ہم کو نہیں چاہیئے اور ہمارے لائق نہیں کہ ہم اپنے پیر کی بات سے جو شریعت میں ممکن اور محتمل ہے انکار کریں اور بالفرض اگر مہدی علیہ السلام جیسا کہ علماء احادیث صحیحہ سے کہتے ہیں آئیگا تو ہم قبول کرینگے اور جانیں گے کہ ہمارے پیر کو کشف میں غلطی ہوئی تھی اور اگر اس کے بعد نہیں آئیگا تو

شد کہ مہدی موعود علیہ السلام ہمیں ذات بود یا
بدیں طریق اقرار کنید یا دلیل قطعی بدہید ۔
ایں ضعیف جواب داد کہ شما اول گفتہ بودید کہ
قصہ خویش از اول تا آخر بگوئید از ا ں
سبب حجت ارباب تصوف و اصحاب حدیث
درمیان آوردیم وگرنہ ما میدانیم باحادیث
احاد خصوصاً وقتیکہ بایک دیگر متعارض باشند
بحکم اِذا تعارضا تساقطا در بحث اعتقادات
حجت و دلیل نتواں کرد ولیکن بدیں دلائل
نیز در مجلس علماء ظاہر شد کہ اخراج و قتل بر
ایں گروہ لازم نیست و بر تقریر آنکہ ایشاں
مخطی باشند فکیف اذا کانوا مصیبین پس
ہر کہ بر ایشاں حکم قتل و اخراج کند و ایں حکم
را حلال میداند شرعاً ایں حکم بروے عود میکند
انشاء اللہ تعالیٰ وعدہ دلیل قطعی بعد ازیں بعرض
رسانیم والی گفت خوب باشد بگوئید ایں
ضعیف گفت اخلاقیکہ علماء سلف در کتب
عقاید برائے اثبات نبوت شخص انسانی شمار
کردہ اند و بہ تفصیل بیان نمودہ باجماع و
اتفاق مقرر ساختہ اند کہ از صاحب ایں
اخلاق ہرگز کذب واقع نشود چنانچہ از شرح
عقاید و طوالع و شرح مواقف و تفسیر کبیر
و احیاء العلوم و دیگر کتب عقاید معلوم می شود پس

ظاہر ہو جائیگا کہ مہدی موعودؑ یہی ذات تھی (جو آ کر گئی)
یا تو تم اس طرح اقرار کرو یا دلیل قطعی پیش کرو اس
ضعیف نے جواب دیا کہ تم نے پہلے کہا تھا کہ اپنا
قصہ اول سے آخر تک بیان کرو اس لیئے ہم
نے ارباب تصوف اور اصحاب حدیث کی
حجت کو درمیان میں لایا وگرنہ ہم جانتے ہیں کہ
احادیث احاد خصوصاً جب کہ ایک دوسرے
کے متعارض ہو تو جب دو حدیثیں متعارض ہوں
تو دونو ساقط ہو جاتی ہیں، کے حکم سے اعتقادات
کی بحث میں حجت کے لائق نہیں ولیکن ان دلائل
سے بھی علماء کی مجلس میں ظاہر ہو گیا کہ گروہ مہدویہ
مخطی[۵] قرار دیئے جائیں تو بھی ان پر اخراج اور قتل
لازم نہیں آتا تو پھر کس طرح ان پر قتل اور اخراج
لازم آئیگا جب کے وہ صواب پر ہوں پس جو شخص کہ
مہدویوں پر قتل اور اخراج کا حکم کرتا ہے اور اس
حکم کو حلال جانتا ہے تو شرعاً یہ حکم اسی پر لوٹتا ہے
انشاء اللہ تعالے وعدہ اس کے بعد ہم دلیل قطعی
پیش کریں گے حاکم نے کہا بہتر ہے کہیئے ۔ اس
ضعیف نے کہا کہ علماء سلف نے شخص انسانی کی
نبوت کو ثابت کرنے کے لیئے کتب عقائد میں جن
اخلاق کو شمار کیا ہے اور تفصیل سے بیان کر کے اجماع
و اتفاق سے مقرر کیا ہے کہ یہ اخلاق رکھنے والے
سے ہرگز جھوٹ واقع نہ ہوگا چنانچہ شرح عقائد اور

۵ مخطی وہ شخص ہے جو ارادہ نیکی کا کرے اور اچانک اور بے مقصد اس سے خطا سرزد ہو جائے اور خاطی وہ شخص ہے جو قصداً
اپنے ارادہ سے خطا کرے (از لغات کشوری)

آں اخلاق با جمعہا در ذات سید محمد یافتیم و دعویٰ
مہدیت از حضرت ایشاں بوقوع پیوست
پس بنا بر مذہب علماء سلف و منہج فقہاء خلف
بتحقیق و یقین دانستیم کہ مہدی موعود ہمیں ذات
است لاریب فیہ آنچہ حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم درباب حضرت مہدی
موعود علیہ السلام فرمودہ اند کہ اَنَّہٗ یقفو اثری
ولا یخطی در حق آں ذات ستودہ صفات
درست آمد یعنی شرائط متابعت با جمعہا در
اخلاق و افعال و احوال بے تفریط و افراط
دریں ذات ستودہ صفات بظہور پیوست پس
مقرر و محقق و معلوم و متیقن گشت کہ بالقطع مہدی
موعود ہمیں ذات است نہ غیر او و آں احتمال
حدیث کہ پیش ازیں موجب ظن بود بعد از ظہور
ایں ذات بمرتبہ یقین رسید زیرا کہ با حال ولی
کامل کہ او را بحکم اجماع و اتفاق علماء سلف
و خلف صادق القول باید دانست موافق آمد بعد
ازاں والی سوال کرد کہ شما آں ذات را ندیدہ
اید چوں دانستید کہ در آں ذات ایں اخلاق
بود ایں ضعیف جواب داد چنانکہ علماء سلف
در مصنفات کتب عقائد اخلاق پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم تحقیق کردند ما نیز اخلاق ایں ذات تحقیق
کردیم و دانستیم بعد ازاں والی سوال کرد کہ از
مضمون تقریر شما معلوم شد کہ صاحب ایں اخلاق
واجب التصدیق است پس اگر شخصے بعد ازیں

طوالع اور شرح مواقف اور تفسیر مدارک اور احیاء
العلوم اور دوسرے کتب عقائد سے معلوم ہوتا ہے
پس وہ اخلاق (جو نبوت کے لئے شرط کئے گئے)
سب کے سب ہم نے حضرت سید محمدؑ کی ذات
مبارک میں پائے اور دعویٰ مہدیت آپ کی ذات
سے وقوع میں آیا پس علماء سلف کے مذہب اور
فقہائے خلف کے منہج کی بنا پر ہم نے تحقیق و
یقین سے جان لیا کہ یہی ذات مہدی موعودؑ ہے
اس میں کچھ شک و شبہ نہیں۔ اور حضرت رسالت
پناہؐ نے حضرت مہدی موعودؑ کے باب میں فرمایا
ہے کہ مہدی میرے قدم بقدم چلیگا اور خطا نہیں
کریگا یہ فرمان حضرت مہدیؑ کی ذات ستودہ
صفات کے حق میں صادق آیا یعنی آنحضرتؐ
کے تمام اخلاق تمام افعال اور تمام احوال کی
پوری پوری پیروی بغیر کسی کمی اور بیشی کے مہدیؑ کی
ذات ستودہ صفات میں ظاہر ہوئی پس مقرر اور محقق اور
معلوم اور متیقن ہوا کہ یہی ذات یقیناً مہدی موعودؑ ہے
کوئی دوسرا نہیں اور وہ حدیث کا احتمال کہ ظہور مہدی
سے پہلے ظن کا سبب تھا ظہور مہدی کے بعد مرتبہ یقین
کو پہنچ گیا اسلئے کہ ولی کامل کے حال سے کہ اس کو سلف
اور خلف کے اجماع و اتفاق سے صادق القول جاننا
چاہئیے موافق آیا اسکے بعد حاکم نے سوال کیا کہ تم نے
تو اس ذات کو نہیں دیکھا پھر کیسے جانے کہ اس ذات
میں یہ اخلاق موجود تھے اس ضعیف نے جواب دیا جیسا کہ
علماء سلف نے اپنے مصنفہ کتب عقائد میں پیغمبر صلعم

پیدا شود و ہمیں اخلاق تماما دا شتہ باشد و
دعوی مہدیت کند شما او را چہ گوئید۔ ایں ضعیف
گفت کہ ہرگز پیدا نہ شود و دعوی نکند۔ والی
گفت فرض المحال لیس بمحال بالفرض
اگر کسے پیدا شود ایں ضعیف جواب داد کہ اگر
باایں اخلاق کسے دعوی نبوت کند ما و شما با وی
چہ گوئیم آنچہ با وی بگوئیم باایں ہم بگوئیم و
لیکن ایں چنیں واقع شدنی نیست خاتم انبیاء
ہم آمد و گذشت و خاتم اولیا و ہم آمد و گذشت
ازیں جا سخن در وادی دیگر افتاد و سوال و جواب
خارج از بحث مہدیت درمیان آوردند مثلاً
نابالغ را صحابی تواں گفت یا نے و کسے کہ علی رضؓ را
بر ابوبکر رضی اللہ عنہ فضل مید ہد بر وے چہ حکم می
کنید و در باب مجادلہ حضرت علی و معاویہ رضی
اللہ عنہما چہ اعتقاد دارید و در لعن یزید چہ می گوئید
و نزدیک شما مجتہد را چہ شرائط اند و بعض مشکلات
از کلمات شعر و امثال ایں دیگر سوالہا درمیان
انداختند ایں ضعیف بقدر حوصلہ و دانش خویش
ایشاں را ہر سوال را جواب فرا نمود و والی و اکابران
مجلس شاں در ہیچ جواب نزاع نکردہ بلکہ خوشحالی
و دل پسندی اظہار نمودند تفصیل سوال و جواب
خارج از بحث درینجا بواسطہ تطویل عبارت
مرقوم نشد۔ حاصل الامر بعد از مغرب تا نیم شب
مجلس شد بعد ازاں وداع کردند و بہ نگہبان
سپردند۔ فقط

کے اخلاق کی تحقیق کی ہے اسی طرح ہم نے بھی*
*موجود ہے اسکے بعد حاکم نے سوال کیا تمہاری تقریر
کے مضمون سے معلوم ہوا کہ ان اخلاق کا صاحب
واجب التصدیق ہے پس اگر کوئی شخص اسکے بعد پیدا ہو جائے
اور یہی سارے اخلاق رکھتا ہو اور مہدیت کا دعویٰ
کرے تو تم اس کو کیا کہتے ہو۔ اس ضعیف نے کہا کہ
ہرگز پیدا نہ ہوگا اور دعویٰ نہیں کریگا۔ حاکم نے کہا محال
کو فرض کر لینا محال نہیں بالفرض اگر کوئی پیدا ہو جائے
اس ضعیف نے جواب دیا اگر کوئی شخص ان اخلاق کیساتھ
دعویٰ نبوت کرے تو ہم اور تم اس کے متعلق کیا
کہیں گے اسکے متعلق جو کچھ کہیں گے اس کے متعلق بھی
وہی کہیںگے لیکن ایسا واقع نہ ہوگا خاتم انبیاء بھی آئے اور گئے
اور خاتم اولیاء بھی آئے اور گئے یہاں گفتگو کا رنگ بدل گیا۔
بحث مہدیت سے غیر متعلق سوال جواب ہونے لگے مثلاً سوال
کیا کہ نابالغ کو صحابی کہہ سکتے ہیں یا نہیں جو شخص علیؓ کو ابوبکرؓ
پر فضیلت دیتا ہو اسپر کیا حکم کرتے ہو حضرت علی اور معاویہ
رضی اللہ عنہما کے مجادلہ کے بابمیں تم کیا اعتقاد رکھتے ہو
یزید پر لعنت بھیجنے کے متعلق کیا کہتے ہو تمہارے پاس
مجتہد کیلئے کیا شرائط ہیں کلمات شعر کے بعض مشکلات اور
ان کے جیسے دوسرے سوالات پیش کئے اس ضعیف نے
اپنے حوصلہ و دانش کے موافق انکے ہر سوال کا جواب ادا
کیا حاکم اور اسکے اکابران مجلس نے میرے کسی جواب سے اختلاف
نہیں کیا بلکہ خوشنودی اور پسندیدگی کا اظہار کیا ان سوال و جواب
کی تفصیل خارج از بحث ہے یہاں عبارت کی طوالت کے واسطے سے
مرقوم نہ ہوئی حاصل الامر مغرب کے بعد سے آدھی رات تک مجلس ہوئی
اسکے بعد برخواست کی اور مجھے نگہبان کے حوالے کیا۔ فقط

* کسی نے مہدیت کا دعویٰ کیا ان اخلاق کی تحقیق سے اور اس کی تحقیق کی ۱۲ منہ

مجلس دوم

چونکہ این ضعیف را پا بہ زنجیر در مجلس
بردند والی و دیگر علماء و بعضی امراء کہ در مجلس
اول حاضر نبودند درین مجلس حاضر بودند این
ضعیف را جہت سوال و جواب در وسط دائرہ
نشاندند والی علماء را گفت کہ شیخ مصطفیٰ مہدوی
این است بہ پرسید آنچہ پرسیدن میخواہید
بعد ازاں علماء این ضعیف را پرسیدند کہ
شما مرد کلاں و مقتدا ہستید قابلیت
آں می دارید کہ مثل مایاں از شما فائدہ
گیرند شما سید محمد را بچہ دلیل مہدی میگوئید
خلاف احادیث اعتقاد چوں بستید
مہدی را علامات است کہ در احادیث
مقرر شدہ این ضعیف جواب داد کہ در احادیث
علامات مہدی علیہ السلام تعارض بسیار است
تشخیص ذات مہدی علیہ السلام بحکم این
احادیث متعارضہ با قطع نظر بآنکہ آمدہ و گذشتہ
یا بعد ازین خواہد آمد از جملۂ محالات است
علماء گفتند کہ ہے ہے مثل شما را این چنین سخن
نامعقول نباید گفت کہ در احادیث پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم ہرگز تعارض نباشد بعد ازاں

دوسری مجلس

چونکہ اس ضعیف کو پاؤں میں بیڑی پڑی ہوئی
مجلس میں لے گئے حاکم اور دوسرے علماء اور
بعض امراء جو پہلی مجلس میں حاضر نہ تھے اس مجلس میں
حاضر تھے اس ضعیف کو سوال و جواب کیلئے حلقہ کے
درمیان بٹھائے حاکم نے علماء سے کہا شیخ مصطفیٰ
مہدوی یہ ہے تمکو جو کچھ پوچھنا ہے پوچھو اس کے
بعد علماء نے اس ضعیف سے کہا کہ تم بزرگ اور
پیشوا ہو تم ایسی قابلیت رکھتے ہو کہ ہم جیسے تم
سے فائدہ حاصل کرتے ہیں تم کس دلیل سے
سید محمد کو مہدی کہتے ہو احادیث کے خلاف کیوں
اعتقاد باندھ لئے مہدی کے لئے احادیث میں
علامات مقرر ہیں اس ضعیف نے جواب دیا کہ
علامات مہدیؑ کی احادیث میں تعارض بہت
ہے ان متعارضہ احادیث کے حکم سے
مہدی کی ذات کو مشخص کرنا قطع نظر اس بات
کے کہ آئے اور گئے یا بعد ازاں آئیں گے
تمام محالات سے ہے علماء نے کہا افسوس
افسوس تم جیسے بزرگ کے لئے نہیں چاہئے
کہ ایسی نامعقول بات کہے کیونکہ پیغمبر صلعم کی حدیثوں
میں ہرگز تعارض نہ ہوگا۔ اس کے بعد اس ضعیف

این ضعیف بوالی التفات کرد که شما خاطر جمع داشته گوش نهید ما میگوئیم که در احادیث تعارض می باشد و ایشان میگویند که هرگز نمی باشد اگر ایشان این حکم ثابت کنند بقاعدهٔ علم حدیث پس ما در غلط بوده باشیم در مدعا خویش بعد ازاں والی بعلماء التفات کرد و گفت که در شروع بحث چه سخن نامعقول گفتید من رافضی باشم اگر در احادیث تعارض نباشد درین روز یک کتاب حدیث مطالعه میکردم دراں کتاب کیفیت خروج دجال است دیدم که دو حدیث بایکدیگر موافق نیست ظاہر است که احادیث که در باب مہدی علیہ السلام وارد است ہرگز بے تعارض نباشد علماء دریں سخن ہیچ جواب نداوند باین ضعیف سوال دیگر نہادند که پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در باب مہدی علیہ السلام فرمود که یحبه ساکن السماء والارض و بروایتے یرضی عنه ساکن السماء والارض چونست که امام شما و تابعان او در جمیع مدائن و امصار مبغوض و مطرود خلق اند این ضعیف جواب داد که در کلام ربانی نظر کنید که حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم را بتالیف و احسان مدعیان موذی امر شد کما قال اللہ تعالی ولا تستوی الحسنة ولا السیئة ادفع بالتی ھی

نے حاکم سے متوجہ ہو کر کہا تم خاطر جمعی کے ساتھ متوجہ ہو جاؤ ہم کہتے ہیں کہ احادیث میں تعارض ہوتا ہے اور یہ علماء کہتے ہیں کہ ہرگز تعارض نہ ہوگا اگر علماء علم حدیث کے قاعدہ سے تعارض نہ ہونیکو ثابت کردیں تو ہم اپنے مدعا میں غلطی پر ہونگے۔
اس کے بعد حاکم نے علماء کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ آغاز بحث ہی میں تم کیا نامعقول بات کہتے ہو اگر احادیث میں تعارض نہو تو میں رافضی ہونگا میں آج ہی ایک حدیث کی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا اس کتاب میں خروج دجال کی کیفیت دیکھا کہ دو حدیثیں ایک دوسری کے موافق نہیں ظاہر ہے کہ جو احادیث مہدیؑ کے باب میں آئی ہیں ہرگز بے تعارض نہ ہونگی علماء نے اس کا جواب کچھہ نہ دیا اور اس ضعیف سے دوسرا سوال کر دیا کہ پیغمبر صلعم نے مہدی علیہ السلام کے باب میں فرمایا ہے کہ زمین اور آسمان کے رہنے والے مہدی کو دوست رکھیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ زمین اور آسمان کے رہنے والے مہدیؑ سے راضی ہونگے یہ کیا بات ہے کہ تمہارا امام اور اس کی پیروی کرنے والوں سے تمام شہر کے لوگ بغض رکھتے اور ان کو اپنے سے دور رکھتے ہیں۔ اس ضعیف نے جواب دیا کہ اللہ تعالے کے کلام کو دیکھو کہ حضرت رسالت پناہ صلعم کو تکلیف دینے والے مدعیوں کیساتھ احسان کرنے اور تالیف قلوب کا حکم ہوا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا

احسن فاذا الذی بینک وبینہٗ عداوۃ کانہٗ ولی حمیم (جزو ۲۴، رکوع ۱۹) یعنی اے محمد مصطفٰے با دشمنان خویش شیریں زبان وخوش خوی باش ومساوی ایشاں را بمحاسنِ خویش دفع کن کالغضب بالصبر والجہل بالحلم والاساءۃ بالعفو والبخل بالجود والقطع بالوصل فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ای فیصیر عدوک کالصدیق القریب فی المحبۃ اذا فعلت ذالک ھان وھان اکنوں تامل باید کرد کہ حضرت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ایتمار ایں امر باقصی الغایات رسانیدند بنظر ثانی باید دید چہ ہمہ دشمناں دوست شدند واز دشمنی خود باز آمدند ظاہر و اظہر است تا غایت عداوت ایشاں افزوں است پس بضرورت آں آیۃ کریمہ فاذالذی بینک وبینہٗ عداوۃ بغفلت وجہل حمل باید کردن وعداوت وحسد وبغی تا مضمون آیت با حال حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم موافق آید ظاہر و اظہر است کہ دریں جا اہل حسد وبغی مستثنیٰ وممتاز اند کما قال اللہ تعالیٰ فی حقہم وان یروا کل آیۃ لا یومنوا بہا (جزو ۷، رکوع ۹) ہمچنیں درباب ایں گروہ از ہر کہ بپرسند

ہے اور برابر نہیں نیکی اور بدی برائی کو دفع کر ایسی خصلت سے جو بہت بہتر ہو پھر ناگاہ وہ شخص کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی ہے گویا وہ دوست ہے رشتہ دار یعنی اے محمد مصطفٰے اپنے دشمنوں کیساتھ میٹھی بات کرو اور اچھے اخلاق سے پیش آؤ اور ان کی برائیوں کو اپنی بھلائیوں سے دفع کر مثلاً غصہ کو صبر سے جہالت کو بردباری سے برائی کو معافی سے بخالت کو سخاوت سے قطع رحمی کو صلہ رحمی سے پھر ناگاہ وہ شخص کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی ہے گویا وہ دوست ہے رشتہ دار یعنی پس ہو جائیگا تیرا دشمن محبت میں قریبی دوست کیطرح جب تو ایسا کریگا تو مشکلات آسان ہو جاوینگے اب غور کرنا چاہئیے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلعم نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل انتہا کو پہنچائی اچھی نظر سے دیکھنا چاہئیے کیا آنحضرت کے تمام دشمن دوست ہو گئے اور اپنی دشمنی سے باز آ گئے یہ بات ظاہر و اظہر ہے یہانتک کہ دشمنوں کی عداوت بڑی ہوئی ہے پس ضرورت کے لحاظ سے آیت فاذالذی بینک وبینہ عداوۃ کے معنی کافروں کی غفلت جہالت عداوت حسد اور بغاوت کے کرنا چاہئیے تاکہ آیت کا مضمون حضرت رسالت پناہ صلعم کے حال کے موافق ہو کیونکہ یہاں حسد اور بغاوت کرنے والے مستثنیٰ اور ممتاز ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا ہے کہ اور اگر یہ دیکھ بھی لیں ساری نشانیاں تب بھی ان پر ایمان نہ لائیں۔ اسی طرح گروہ حدیبیہ

ورائے ایں دو طایفہ مخصوص یعنی علمایان و
مقلدان ایشاں ہمہ بیک زبان جواب دہند
کہ گروہے بدیں لطافت و نزاکت و ہمت
و استقامت و مروت و فتوت و دیانت
و اخوت و شجاعت و سخاوت و توکل و تسلیم
الی اللہ و سائر اخلاق حمیدہ ہرگز ندیدہ ایم
پس چنانکہ آیت قرآن مجید در باب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم درست آمدہ ہمچنیں ایں
حدیث در باب مہدی علیہ السلام و گروہ او نیز
درست آمد ایضاً قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ اذا احب عبدا
دعا جبرئیل فقال انی احب فلانا
فاحبہ فیحبہ جبرئیل ثم ینادی فی
السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبو
فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول
فی الارض ازیں حدیث معلوم شد کہ جمیع
انبیا و اولیا خواہ از سابقاں خواہ از اصحاب
یمین مقبول و محبوب اہل آسمان و زمین اند
معذالک بمقتضاء کریمہ قولہ تعالیٰ و
یقتلون النبیین بغیر الحق و یقتلون
الذین یامرون بالقسط الآیۃ (جز ۳
رکوع ۱۱) و بحکم حدیث ان اشد البلاء
علی الانبیاء ثم علی الاولیاء بر سر فریقین
شدہ است انچہ شدہ است جماعت اولو
العزم کہ افضل انبیاء و مرسل اند باید دید کہ

کے باب میں ان دو مخصوص جماعتوں یعنی علماء ظاہر
اور ان کی تقلید کرنیوالوں کے سوا جس سے پوچھو
سب ایک زبان جواب دیں گے کہ گروہ مہدویہ
کے جیسا کوئی گروہ لطافت، نزاکت، ہمت،
استقامت، مروت، فتوت، دیانت، اخوت، شجاعت
سخاوت، توکل، تسلیم الی اللہ اور تمام اخلاق حمیدہ
رکھنے والا ہم نے ہرگز نہیں دیکھا پس جیسا کہ
قرآن مجید کی آیت پیغمبر صلعم کے باب میں درست
آئی اسی طرح یہ حدیث مہدی علیہ السلام اور آپ
کے گروہ کے باب میں درست آئی نیز رسول اللہ صلعم
نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو دوست
رکھتا ہے تو بلاتا ہے جبرئیل کو پس کہتا ہے کہ میں فلاں
کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ پس
جبرئیل اس کو دوست رکھتے ہیں پھر ندا کرتے ہیں جبرئیل
آسمان میں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو دوست
رکھتا ہے تم بھی دوست رکھو پس تمام اہل آسمان اسکو
دوست رکھتے ہیں اور اہل زمین کے پاس بھی وہ مقبول
ہو جاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء اور
اولیاء خواہ سابقین سے ہوں خواہ اصحاب یمین سے
اہل آسمان اور اہل زمین کے پاس مقبول و محبوب ہیں
اسکے باوجود فرمان خدا۔ اور قتل کر دیتے ہیں انبیاء کو
ناحق اور مار دیتے ہیں ان کو جو کہتے ہیں انصاف کرنیکو
کی اقتضا اور حدیث بذا بیشک سخت ترین بلا
انبیاء پر ڈالی گئی پھر اولیاء پر کے حکم سے انبیاء و
اولیاء پر بلائیں نازل ہوئیں جو کچھ نازل ہوئی تھیں

برایشاں چہ کوہ ہائے بلا ریختہ اند و دشمناں برسر ایشاں چہ رنگہا برانگیختہ اند و باز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را فرمان می شود فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل (جزو ۲۶ رکوع ۴) و دیگر امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کہ موافق حدیث ھما سید اشباب اھل الجنۃ مخصوص دیگر فن ع ابنائنا و ابناءکم (جزو ۳ رکوع ۱۴) منصوص در بلا و کربلا قریب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم از دست اولاد اصحاب و سائر امت چہ شربت ہاء بلا و جفا چشیدہ اند اکنوں باید دانست کہ چنانچہ حدیث ثم یوضع لہ القبول فی الارض درباب جمیع انبیاء و اولیاء صادق است ہمچناں حدیث یحبہ ساکن السماء والارض درباب مہدی علیہ السلام و تابعان او صادق است بعد ازاں علماء گفتند کہ حدیث را تاویل نباید کرد چنانکہ لفظ حدیث باشد ایمان باید آورد و از خلاف آں اجتناب باید کرد ایں ضعیف جواب داد کہ بناء مذہب ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بر تاویل است بحدیکہ علما شافعی علماء مذہب حنفی را اصحاب رائے میگویند و علماء مذہب خویش را اصحاب حدیث می نامند قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال

اولوالعزم کی جماعت جو انبیاء اور مرسل سے افضل ہو دیکھنا چاہیئے کہ ان پر کس قدر بلا کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور ان کے دشمنوں نے انپر کسقدر بہتان اٹھائے اور پھر پیغمبر صلعم کو فرمان خدا ہوتا ہے کہ بس تو صبر کر جیسا کہ صبر کیا اولوالعزم پیغمبروں نے اور دیگر یہ کہ امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما جو حدیث ہذا وہ دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں کے موافق مخصوص ہیں۔ دیگر یہ کہ بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے۔ کی آیت سے منصوص ہیں لیکن کربلا کی بلا میں حضرت رسالت پناہ صلعم کے قریب زمانہ میں اصحاب رسولؐ کی اولاد اور تمام امت کے ہاتھ سے کسقدر بلا اور جفا کا شربت چکھے ہیں۔ اب جاننا چاہیئے جیسا کہ حدیث ہذا۔ اہل زمین کے پاس بھی مقبول ہوجاتا ہے تمام انبیاء اور اولیاء کے حق میں صادق آتی ہے اسی طرح حدیث ہذا آسمان و زمین کے رہنے والے اس کو دوست رکھتے ہیں مہدی علیہ السلام اور آپ کی پیروی کرنے والوں کے باب میں صادق آتی ہو اس کے بعد علماء نے کہا کہ حدیث کی تاویل نہیں کرنی چاہیئے جیسا کہ حدیث کا لفظ ہے اس پر ایمان لانا چاہیئے اور اسکے خلاف سے پرہیز کرنا چاہیئے اس ضعیف نے جواب دیا کہ ابو حنیفہ کے مذہب کی بناء تاویل پر ہے یہاں تک کہ شافعی علماء حنفی مذہب کے علماء کو اصحاب رائے کہتے ہیں اور اپنے مذہب کے علماء کو اصحاب حدیث کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا تعلق نیتوں سے ہے

بالنیات ایضاً قال وانما لکل امرءٍ
ما نوی ایضاً قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا وضوء لمن لم ینو دریجا
امام شافعیؒ تمسک بلفظ حدیث میکنند و
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مذہب خویش را
برتاویل می نہند کما لا یخفی علی من
لہ محاورۃ فی اختلافات المجتہدین
رحمہم اللہ تعالیٰ بعد ازاں علماء گفتند کہ
سلمنا ما قلتم اکنوں شما نیز اگر تاویل
میکنند بوجہی پیش آید کہ تسکین خاطر ما باشد
ایں ضعیف گفت کہ تسکین خاطر شما بر ما
لازم نیست تسکین خاطر خویش و تابعان
خویش کردہ ایم بتائید قواعد احکام دینیہ
و تسدید قوانین علوم اسلامیہ چراکہ مثل امام
اعظم رحمۃ اللہ علیہ باکمال مرتبۂ اجتہاد و
جمال منقبت عمل و اعتقاد تسکین خاطر
امام شافعیؒ نتوانست و اختلاف امامین
رحمہما اللہ برطرف نشدہ است ما
درباب علم و استنباط از امام اعظمؒ فائق نہ ایم

نیز آنحضرتؐ نے فرمایا ہر شخص کو وہی ملتا ہے جسکی
وہ نیت کرے نیز آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے
وضو کی نیت نہیں کی اس کا وضو نہوا۔ یہاں امام
شافعیؒ حدیث کے لفظ سے تمسک کرتے ہیں اور
امام ابوحنیفہؒ اپنے مذہب کو تاویل پر رکھتے ہیں چنانچہ
یہ بات اس شخص پر مخفی نہیں جو مجتہدین رحمہم اللہ کے
اختلافات سے بخوبی واقف ہے۔ اس کے
بعد علماء نے کہا جو کچھ تم نے کہا ہم نے مان لیا۔
اب تم بھی اگر تاویل کرتے ہو تو ایسی تاویل کرو کہ
ہمارے دل کو تسکین ہو۔ اس ضعیف نے کہا کہ تمہارے
دل کی تسکین کرنی ہم پر لازم نہیں۔ ہم نے احکام
دینیہ کے قواعد کی تائید اور علوم اسلامیہ کے
قوانین کی مضبوطی سے اپنے دل کی تسکین اور
اپنے تابعین کے دل کی تسکین کی ہے اسلیئے
کہ امام اعظمؒ کے جیسا کامل انسان مرتبۂ اجتہاد
کے کمال اور اچھے اور اعلیٰ اعتقاد و عمل کے
باوجود امام شافعیؒ کے دل کی تسکین نہ کر سکا
اور دونوں اماموں رحمہما اللہ کا اختلاف دور نہوا
تو ہم علم و استنباط کے باب میں امام اعظمؒ سے

ـــہ مذہب کا دار و مدار درست اعتقاد اور عمل صالح پر ہے فکر و عمل پر نہیں اس لیئے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے و بشر الذین اٰمنوا و عملوا الصلحٰت ان لھم جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر (جزء ارکوع ۳) اور اے محمد خوشی سنا انکو جو ایمان لائے اور عمل صالح کیئے تو بیشک انکے واسطے جنتیں ہیں بہتی ہیں انکے نیچے نہریں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں ہر جگہ ایمان یعنی اعتقاد اور عمل صالح کا ذکر فرمایا ہے۔ تمام قرآن میں کہیں فکر عمل کا ذکر نہیں لہٰذا فکر و عمل کو زور دینا قرآن کی مخالفت کرنا ہے

وشما در باب انصاف و ادراک از امام شافعیؒ
فاضل ترنیستید تا این اختلاف از میان ما
وشما برطرف شود ایضاً قال اللہ تعالیٰ ولقد
سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم
المنصورون وان جندنا لہم الغالبون (جزء ۲۳
رکوع ۹) ایضاً قولہ تعالیٰ کتب اللہ لاغلبن
انا ورسلی ان اللہ قوی عزیز (جزء ۲۸ رکوع ۳)
ایضاً قولہ تعالیٰ وانتم الاعلون ان کنتم
مؤمنین (جزء ۴ رکوع ۴) ایضاً قولہ تعالیٰ وکان حقاً علینا نصر
المؤمنین (جزء ۲۱ رکوع ۷) وامثال این آیات در قرآن
مجید بسیار اند اکنون شما درین آیات بر
دلالت ظاہر الفاظ حکم میکنید یا بوجہی بیان
میکنید کہ با احوال جملہ انبیاء و مومنان موافق
باشد در باب آن پیغمبران کہ از اول تا آخر
غلبۂ ظاہری نیافتہ آمد بلکہ از دست
دشمنان بقتل رسیدند و دیگر جماعت مومنان
چون سحرۂ فرعون و اصحاب الاخدود و
امثال ایشان چہ میگوئید کہ غالب و
مظفر و منصور بودند یا نہ اگر بر دلالت ظاہر
الفاظ نظر میکنید باید گفت کہ نبودند پس در
حقیقت بر ایشان سخن می آید و لیکن چون
حقیقت ایشان بدلائل قطع ثبوت یافتہ
مارا و شمارا ضرورت شد کہ تفسیر آیات و احادیث
بوجہی بیان کنیم کہ موافق حال ایشان باشد تا از
دائرۂ دین خارج نگردیم واللہ اعلم بالصواب

فائق نہیں اور تم انصاف و ادراک میں امام شافعیؒ
سے فاضل نہیں تو پھر یہ اختلاف تمہارے اور
ہمارے درمیان سے کیسے دور ہو۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے اور پہلے ہی ہمارا حکم ہو چکا اپنے بھیجے ہوئے
بندوں کے لئے بیشک پیغمبروں ہی کی مدد ہوتی
ہے اور بیشک ہمارا لشکر ہی غالب ہے نیز اللہ
تعالےٰ فرماتا ہے۔ اللہ لکھ چکا ہے کہ ضرور غالب
رہونگا میں اور میرے رسول بیشک اللہ زور آور زبردست
ہے نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو نیز
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومنوں کی مدد کرنا ہمارا حق ہے اور ان
آیات کی جیسی بہت سی آیتیں قرآن مجید میں ہیں اب تم ان
آیات میں ظاہر الفاظ کی دلالت پر حکم کرتے ہو یا اسطرح بیان
کرتے ہو کہ تمام انبیاء اور مومنوں کے احوال کے موافق
ہو اور ان پیغمبروں کے باب میں جو اول سے آخر
تک انہوں نے غلبۂ ظاہری نہیں پایا بلکہ دشمنوں
کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔ اور دوسری مومنوں
کی جماعت مثلاً فرعون کے جادوگر اور اصحاب
اخدود اور انکے جیسے مومنوں کے متعلق تم کیا کہتے
ہو کہ یہ لوگ غالب مظفر اور منصور تھے یا نہیں اگر
ظاہر الفاظ کی دلالت پر نظر کرتے ہو تو کہنا چاہئیے
کہ وہ غالب اور منصور نہ تھے پس ایسے معنی کرنا در
حقیقت ان پر الزام دینا ہے ولیکن چونکہ ان مومنوں کی
حقیقت قطعی دلائل سے ثبوت کو پہنچ چکی ہے لہذا
ہم کو اور تم کو ضرورت ہوئی کہ آیات و احادیث کی
تفسیر اسطرح بیان کریں کہ پیغمبروں اور انکی پیروی کرنیوالوں
کے حال کے موافق ہو تاکہ ہم دین کے دائرہ سے خارج نہ ہو جائیں

مجلس سوم

چونکه این ضعیف را باز نجیر در مجلس بردند عبدالنبی دانشمند که سر حلقهٔ علما، مجلس بادشاه بود گفت که اے بادشاه انصاف کنید که این مهدویان اندک گفتار ایشان چون قبول گردد بسیار کساں میگویند که مهدی علیه السلام خواهد آمد و ایشاں اندک میگویند که مهدی علیه السلام آمد و رفت اے بادشاه بپرسید تا شیخ مصطفےٰ چه میگوید این ضعیف گفت که بادشاه گفتار مهتر یوسف علیه السلام و برادران او شنیده اند یا نه عبدالنبی گفت بسیار نوبت شنیده اند بادشاه گفت بفرمائید که زبانی شما نشنیده ام این ضعیف گفت اے بادشاه ده برادران یکمادری بودند و یوسفؑ بن یامین یک مادری بودند برادران از روئے حسد گفتند اقتلوا یوسف یعنی بکشید یوسف را یا بیندازید او را در زمینے که خالی باشد از مردماں یا او را در چاه اندازید که تاریک باشد پس ایشاں یوسف علیه السلام را به بهانه بازی کردن از نزد پدر بیروں بردند و او را در چاه کنعان انداختند دیگر بار برادران باز آمده بدست سوداگرے بفروختند برادران یوسف علیه السلام بسیار

تیسری مجلس

چونکه اس ضعیف کو بیڑی ڈالے ہوئے مجلس میں لائے تو عبدالنبی عقلمند جو بادشاه کی مجلس کے حلقهٔ علماء کا سردار تھا کہا اے بادشاه انصاف کرے که یه مهدوی تھوڑے ہیں ان کی بات کیسے قبول ہو بہت سے لوگ کہتے ہیں که مهدی علیه السلام آئیں گے اور یه تھوڑے مهدوی کہتے ہیں که مهدی علیه السلام آئے اور گئے لہٰذا اے بادشاه تم پوچھو که یه شیخ مصطفےٰ کیا کہتا ہے اس ضعیف نے کہا که بادشاه نے مہتر یوسف علیه السلام اور انکے بھائیوں کی گفتگو سنی ہے یا نہیں عبدالنبی نے کہا بہت دفعه سنی ہے بادشاه نے کہا فرمائیے میں نے تمہاری زبانی نہیں سنی. اس ضعیف نے کہا اے بادشاه دس بھائی ایک مادری تھے اور یوسفؑ اور بن یامین ایک مادری تھے یوسفؑ کے بھائیوں نے حسد سے کہا یوسف کو قتل کر ڈالو یا اس کو ایسی زمین میں ڈالدو جہاں کوئی آدمی نه ہو یا اس کو اندھیرے کنوئیں میں ڈالدو. پس انہوں نے اپنے والد بزرگوار کے پاس کھیلنے کا بہانه کرکے یوسفؑ کو باہر لیگئے اور ان کو کنعان کے کنوئیں میں ڈالدیا اور دوسرے بار آکر یوسفؑ کو ایک سوداگر کے ہاتھ بیچدیا. یوسفؑ کے بھائی بہت تھے اور یوسفؑ ایک تھے پس ان

بودند و یوسف علیہ السلام یکے بود پس درمیان
ایشاں کدام کس بر دروغ بود بادشاہ گفت ہمہ
برادران یوسف علیہ السلام گنہ گار و دروغ
گو بودند ایں ضعیف گفت کہ اوشاں بسیار
بودند چوں گنہ گار و دروغی باشند بادشاہ گفت
شما ایں سخن برما آوردید ایں ضعیف گفت من
گفتار رہبر یوسف علیہ السلام برائے ایں پیش
شما گفتم کہ ملایاں و شیخاں بسیار اند و میگویند کہ
مہدی علیہ السلام خواہد آمد و بندہ و برادران بندہ
اندک اند میگوئیم کہ مہدی علیہ السلام آمد و رفت
پس کدام کس دروغگو اند بادشاہ انصاف کنند
برائے اللہ دریں محل نیز بادشاہ حق بجانب
یوسف علیہ السلام قبول کرد ایں ضعیف گفت
اگر ہمچنیں است پس ما برحقیم کہ میگوئیم مہدی علیہ
السلام آمد و رفت چرا کہ اندکیم کما قال اللہ
تعالیٰ منہم المومنون واکثرہم
الفاسقون (جزء ۴ رکوع ۳) اندک ایشاں
گرویدگان اند و بسیار کساں بدکاراں اند
و در ہر زمانہ ہر رسول را بسیار کساں منکر شدند
و اندک کساں ایمان آوردند پس ہمچنیں در
وقت مہدی علیہ السلام بسیار کساں منکر شدند
و اندک کساں ایمان آوردند پس بحجت قطعی
ثابت شد کہ مہدی علیہ السلام آمد و رفت و
دیگر اے بادشاہ پیش از خلقت آدم ؑ
ہمہ فرشتگان را فرمان شد و اذ قال

کے درمیان کون جھوٹا تھا بادشاہ نے کہا یوسف کے
تمام بھائی گنہگار اور جھوٹے تھے۔ اس ضعیف نے
کہا یوسفؑ کے بھائی بہت تھے کس طرح گنہگار
اور جھوٹے ہوں گے بادشاہ نے کہا تمنے یہ بات
ہم پر چسپاں کی۔ اس ضعیف نے کہا میں نے رہبر
یوسفؑ کی بات تمہارے روبرو اس لئے پیش
کی ہے کہ ملّایاں اور شیخاں بہت ہیں اور کہتے
ہیں کہ مہدی علیہ السلام آئیں گے بندہ اور بندہ
کے بھائی تھوڑے ہیں کہتے ہیں کہ مہدی علیہ
السلام آئے اور گئے پس ان میں کون جھوٹے
ہیں بادشاہ اللہ کے لئے انصاف کریں اس
موقع پر بھی بادشاہ نے یوسفؑ کی طرف حق ہونے
کو قبول کیا۔ اس ضعیف نے کہا اگر ایسا ہی ہو
تو ہم مہدوی حق پر ہیں جو کہتے ہیں مہدی علیہ
السلام آئے اور گئے کیونکہ ہم تھوڑے ہیں
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان میں کے تھوڑے
ایمان لائے اور ان میں کے اکثر بدکار ہیں اور ہر
زمانہ میں ہر رسول کا انکار بہت سے اشخاص نے
کیا ہے اور تھوڑے اشخاص ایمان لائے۔
پس اسی طرح مہدی علیہ السلام کے وقت
میں بہت سے لوگ منکر ہوئے اور تھوڑے
ایمان لائے پس قطعی حجت سے ثابت ہوا کہ
مہدی علیہ السلام آئے اور گئے۔ دیگر یہ کہا اے
بادشاہ آدمؑ کو پیدا کرنے سے پہلے تمام فرشتوں
کو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ۔ اور جب کہا تیرے

ربّک للملائکة انّی جاعل فی
الارض خلیفة قالوا اتجعل فیھا
من یفسد فیھا ویسفک الدماء و
نحن نسبح بحمدک ونقدس لک
قال انّی اعلم ما لا تعلمون وعلّم
ادم الاسماء کلّھا ثمّ عرضھم علی
الملائکة فقال انبئونی باسماء
ھؤلاء ان کنتم صادقین قالوا سبحانک
لا علم لنا الّا ما علّمتنا انّک انت
العلیم الحکیم (جزء ۱ رکوع ۴) پیش از
خلقت آدم علیہ السلام دو ہزار سال ہمہ
فرشتگان را فرمان شد کہ من گردانندہ ام آدم
را کہ خلیفہ باشد بر روئے زمین فرشتگان
گفتند آیا پیدا می کنی یا بار خدا در روئے
زمین آن کس را کہ تباہی کند و خون ریزی
کند بر روئے زمین و ما کہ ہستیم بپاکی و ثنا
یاد می کنیم مر ترا گفت خدائے تعالےٰ آنچہ
ما می دانیم شما نمی دانید و چون بیافرید آدم
علیہ السلام را تعلیم کرد ہمہ چیز ہارا با نامہاء
ایشان و بیان کرد آنچہ آفرینش خدائے
تعالیٰ بود پس عرض کرد آن چیز ہارا بر فرشتگان
پس گفت خدائے تعالیٰ خبر دہید مارا بآن
نامہاء آفرینش ہمہ چیز اگر ہستید شمارا راست
گویان و فرشتگان مومنان بودند توبہ کردند
و امر خدائے تعالیٰ را بجا آوردند و گفتند نیست

پروردگار نے فرشتوں سے کہ میں بنانے والا ہوں
زمین میں ایک خلیفہ فرشتے بولے کہ کیا تو خلیفہ
بناتا ہے اس میں ایسے شخص کو جو اس میں فساد
پھیلائے اور خون بہائے اور ہم تو تیری خوبیاں
پڑھتے اور تیری پاک ذات یاد کرتے ہیں اللہ
نے فرمایا کہ میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے
اور اللہ نے بتا دیے آدم کو چیزوں کے نام سارے
پھر سامنے کیا ان چیزوں کو فرشتوں کے پھر فرمایا
کہ بتاؤ مجھکو ان چیزوں کے نام اگر تم سچے ہو وہ
بولے کہ تو پاک ذات ہے ہمکو کچھ نہیں معلوم مگر جتنا تو
نے سکھایا بیشک تو ہی اصل دانا حکمت والا ہے
آدم کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے فرشتوں کو
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ میں بنانے والا ہوں آدم
کو جو روئے زمین پر خلیفہ ہوگا فرشتوں نے کہا یا
اللہ کیا تو پیدا کرتا ہے اس شخص کو جو روئے زمین
پر خونریزی اور تباہی کرے اور ہم تو خاص تیری
پاکی اور ثنا میں مشغول رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ
نے کہا ہم جو کچھ جانتے ہیں تم نہیں جانتے۔
جب آدم کو پیدا کیا تو تمام چیزوں کی تعلیم دی
انکے ناموں کیساتھ اور بیان کیا جو کچھ اللہ کی
خلقت تھی پس پیش کیا تمام چیزوں کو فرشتوں
پر اور کہا اللہ تعالےٰ نے کہ ہم کو تمام پیدا کی ہوئی
چیزوں کے نام سے آگاہ کرو اگر تم سچے ہو فرشتے
مومن تھے توبہ کیے اللہ کا حکم بجا لائے اور کہا کہ
ہم اتنا ہی جانتے ہیں جتنا تو نے ہمکو سکھایا بیشک

ما را علمی مگر آنچه تو آموختی ما یان را بدرستیکه
تو دانا است بهر چیز و حکم کننده است بر
آفرینش و همه فرشتگان بر آسمان بودند و همه
از نور بودند ایشان را بر خلافت آدم علیه السلام
رشک آمد پس مردمان که پر گناه باشند و در
طلب دنیا حیران و پریشان باشند ایشان
بر مهدی علیه السلام و مهدویان و دلایل حق
چرا رشک نیارند پس چون فرشتگان توبه کردند
بفرمودهٔ خدائے تعالے ایمان آوردند و نیستی و
عاجزی کردند قبول حضرت الٰهی شدند همچنان اینها
که منکران مهدی علیه السلام اند حجتها شنیدند کسیکه
در وے ایمان باشد او توبه کند و نیستی و عاجزی
پیش آرد و مهدی علیه السلام را قبول کند مقبول
درگاه ربانی باشد و از شیطان که گناه آمد و
آدم علیه السلام را سجده نکرد و انا خیر منه
گفت و تکبری و غروری کرد چند هزار سال شد
است که توبه نکرده است و نمی کند همچنین کسیکه
در وے ایمان نباشد او توبه نکند و تکبری و
غروری کند و مهدی علیه السلام را قبول نه کند
او کافر است هر کسیکه فرستادهٔ حق را قبول
نکند او کافر است کما قال الله تعالیٰ و
من لم یحکم بما انزل الله فاولئک
هم الکافرون (جزو ۶ رکوع ۱۱) قال النبی
صلی الله علیه وسلم من انکر المهدی
فقد کفر این حدیث در طبقات الفقها آمده

تو ہر چیز کو جاننے والا اور خلقت کو حکم کرنے والا ہے
(مقام غور ہے کہ تمام فرشتے آسمان پر تھے اور
سب نور سے پیدا ہوئے تھے (اس کے باوجود)
انھوں نے آدم کی خلافت پر حسد کیا پس جو لوگ
گناہوں سے بھرے ہوئے اور دنیا کی طلب میں
حیران اور پریشان ہیں مہدیؑ اور مہدویوں اور خدا
کے دلیلوں پر کیوں حسد نہ کریں پس جب فرشتوں
نے توبہ کی اور اللہ کے فرمان پر ایمان لایا نیستی
اور عاجزی اختیار کی تو خدائے تعالےٰ کی درگاہ
میں مقبول ہوئے۔ اسی طرح یہ لوگ جو مہدیؑ کے
منکر ہیں ثبوت مہدیت کی حجتیں سنے جس میں
ایمان ہے وہ توبہ کرتا ہے نیستی اور عاجزی اختیار
کرتا ہے اور مہدی علیہ السلام کو قبول کرتا ہے خدائے
تعالیٰ کی درگاہ میں مقبول ہوتا ہے اور شیطان سے
گناہ ہوا اور آدم کو سجدہ نہیں کیا اور کہا کہ میں آدمؑ
سے بہتر ہوں تکبر اور غرور کیا چند ہزار سال ہوئے
توبہ نہیں کیا اور نہ توبہ کرتا ہے اسی طرح جس شخص
میں ایمان نہیں وہ توبہ نہیں کرتا تکبر اور غرور کرتا
ہے اور مہدی علیہ السلام کو قبول نہیں کرتا پس وہ
کافر ہے جو شخص حق کے بھیجے ہوئے کو قبول نہیں
کرتا ہے وہ کافر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اور جو حکم نہ دے اسکے موافق جو اللہ نے اتارا تو وہی
لوگ کافر ہیں۔ نبی صلعم نے فرمایا کہ جس نے انکار
کیا مہدی کا پس بتحقیق کہ وہ کافر ہے یہ حدیث
طبقات الفقہا میں ہے۔ اس کے بعد شیخ

بعدہٗ ایں ضعیف گفت کہ اے بادشاہ انصاف
کن کہ خدائے تعالیٰ در کلام مجید خویش فرمودہ
است قولہ تعالیٰ یا داوٗد انا جعلناک
خلیفۃ فی الارض فاحکم بین
الناس بالحق (جزو ۲۳ رکوع ۱۱) یعنی اے
داوٗد من ترا خلیفہ گردانیدہ ام بروئے زمین
پس حکم کن میان مردماں بہ انصاف وقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحم
اللہ علیٰ من انصف ولعن اللہ علیٰ
من لم ینصف یعنی رحمت خدای تعالےٰ
برآنکس باد کہ انصاف کند ولعنت خدای
تعالیٰ برآں کس باد کہ انصاف نکند. چوں
بادشاہ ایں سخن بشنید گفت راست گفتی
اے شیخ مصطفےٰ رحمت خدائے بر تو باد و
بارک اللہ فیک بعدہ روئے سوئے
عالماں و شیخاں کرد و گفت کہ شما چیزے
حجت بیارید و جواب دہید ہیچکس جواب
نداد کما قال اللہ تعالیٰ قل جاء الحق
وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا
(جزو ۱۵ رکوع ۹) یعنی بگو اے محمد وقتیکہ آمد
حق ناپدید شد باطل بدرستیکہ باطل نابود
شدنی است کہ ہرگز برو غالب نیاید کما
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحق
یعلو ولا یُعلیٰ یعنی حق غالب است
ہرگز مغلوب نشود پس تحقیق شد کہ مہدی علیہ

نے کہا کہ اے بادشاہ انصاف کر کہ خدائے
تعالیٰ اپنے کلام مجید میں فرمایا ہے یا داوٗد
انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم
بین الناس بالحق یعنی اے داوٗد ہم نے
بنایا ہے تجھکو خلیفہ زمین میں پس تو حکم کر لوگوں
میں انصاف سے۔ اور نبی صلعم نے فرمایا کہ رحم
اللہ علیٰ من انصف ولعن اللہ علیٰ من
لم ینصف یعنی اللہ کی رحمت ہو اس شخص پر
جو انصاف کیا اور اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر
جو انصاف نہیں کیا جب بادشاہ نے یہ بات
سنی تو کہا اے شیخ مصطفےٰ تجھ پر خدا کی رحمت
ہو اور اللہ تجھ کو برکت دے اس کے بعد
بادشاہ نے عالموں اور شیخوں کی طرف رخ کر کے
کہا تم بھی کچھ حجت پیش کرو اور کچھ جواب دو
مگر کسی شخص نے جواب نہ دیا چنانچہ اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے قل جاء الحق وزھق الباطل
ان الباطل کان زھوقا یعنی کہدو اے
محمد جس وقت کہ حق آیا باطل نابود ہوا تحقیق کہ
باطل نابود ہونے والا ہے کہ ہرگز حق پر غالب
نہو گا چنانچہ نبی صلعم نے فرمایا کہ الحق یعلو
ولا یعلیٰ یعنے حق غالب ہے ہرگز مغلوب
نہو گا۔ پس ثابت ہوا کہ مہدی علیہ السلام
آئے اور گئے۔ مباحثہ کے لئے بادشاہ
کے حضور میں چند سو عالماں اور شیخاں جمع ہوئے
تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے سب مغلوب

السلام آمد و رفت بحضور بادشاہ چند صد
عالماں و شیخاں جمع شدہ بودند برائے مباحثہ
از فضل الٰہی مقہور شدند و لاجواب شدند
بعدہ عالماں پرسیدند کہ چند مدت شدہ
کہ مہدی علیہ السلام آمدہ و رفتہ ایں ضعیف
جواب داد کہ مہدی علیہ السلام بعد از ہجرت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم بر نہصد و پنجسال بعدہ
در صدی دہم دعوی مہدیت کردہ و نصرت
دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کردہ و رفتہ ما پیروی
کردیم چنانچہ در تواریخ مسطور است حدیث
نبوی بہ اتفاق اصحاب تواریخ عن ابی
ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
یبعث لھذہ الامۃ علی راس
کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا
دینھا وقد ذھب اصحاب التواریخ
علی انہ لا یکون فی المائۃ
العاشرۃ سوی المھدی بعدہ
ایں ضعیف ایں بیت خواندے

آفتاب از آسماں طالع نمود
چشم نابینا نمی بیند چہ سود
خورشید سر بر آمد سپرم بدست ہ
مور گر شکر نچیند گو مچیں
کور گر ہرگز نہ بیند گو مبیں

بعدہ ایں ضعیف بادشاہ را گفت کہ حق

اور لاجواب ہوئے۔ اس کے بعد عالموں نے پوچھا
کہ مہدی علیہ السلام آکر گئے سو کتنا عرصہ ہوا۔
اس ضعیف نے جواب دیا کہ مہدی علیہ السلام رسول
صلعم کی ہجرت کے بعد نو سو پانچ سال پر آگئے
اور دسویں صدی میں دعوی مہدیت فرمایا اور
محمد صلعم کے دین کی نصرت فرماکر گئے ہم نے
آپ کی پیروی کی ہے چنانچہ تواریخ میں اصحاب
تواریخ کے اتفاق سے حدیث نبوی مسطور
ہے۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے فرمایا
رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ بھیجے گا اس امت کیلئے
ہر صدی کے راس پر ایک ایسے شخص کو جو تجدید کریگا
اس امت کے لئے اس کے دین کی اور اصحاب
تواریخ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ دسویں
صدی میں مہدیؑ کے سوا دوسرا نہ ہوگا اس
کے بعد یہ ضعیف نے یہ بیت پڑھی۔

آفتاب آسمان سے طلوع ہوا
اندھی آنکھ نہیں دیکھتی ہے تو کیا فائدہ
آفتاب سر پر آیا میری ڈھال ہاتھ میں ہے
چیونٹی اگر شکر نہیں چنتی ہے تو کہدو کہ مت چن
اندھا اگر ہرگز نہیں دیکھتا ہے تو کہدو کہ مت دیکھ

اس کے بعد اس ضعیف نے بادشاہ سے کہا
اللہ تعالے نے اپنے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ
اور گرلیا کرو دو گواہ مردوں میں سے یعنے اللہ
تعالے نے کہا کہ تم گواہ طلب کرو تمہارے
مردوں میں سے۔ اللہ تعالے نے نامردوں

تعالیٰ در قرآن مجید خود می فرماید کما قال
اللہ تعالیٰ واستشھدوا شھیدین
من رجالکم (جزو۳ رکوع۶) یعنی خدائے
تعالیٰ گفت گواہ طلب کنید از مردان شما
گواہی نامرداں نگفتہ است و نطلبیدہ
است قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
طالب الدنیا مخنث وطالب العقبیٰ
مؤنث وطالب المولیٰ مذکر ایضاً
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم من رأی الھلال فعلیہ الصوم
یعنی کسے کہ دید ماہ رمضان پس بروے فرض
شد کہ روزہ بدارد و گواہی آں مرد دیگراں
پسندیدہ ایشاں را لازم است کہ روزہ
بدارند ہمچنیں ما حجت آیت وحدیث دیدیم
و گواہی خدا و رسول شنیدیم برما فرض شد
مہدی علیہ السلام را قبول کردن ازاں سبب
قبول کردہ ایم آمدہ و رفتہ گفتیم و برگفتہ بندہ
بسیار کساں قبول کردند و ہر کہ قبول نہ کند
وبال او بر گردن او ست یعنی جائے او
در دوزخ باشد بعدہٗ ایں ضعیف گفت
اے بادشاہ بگوئید ایں عالماں و شیخاں را
کہ بندہ گواہی خدا و رسولؐ و کتب ہائے معتبرہ
آوردہ شما ہم چیزے حجت از آیت و
حدیث و کتب ہائے معتبر بیارید کہ در فلاں
تاریخ مہدی علیہ السلام بیاید بعدہٗ بادشاہ

کی گواہی نہیں کہا اور نہ نامردوں کی گواہی طلب
کی ہے نبی صلعم نے فرمایا دنیا کا طالب مخنث ہے
اور آخرت کا طالب مونث ہے اللہ کا طالب
مذکر ہے نیز رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ من رأی
الھلال فعلیہ الصوم یعنی جس شخص نے
رمضان کا چاند دیکھا تو اس پر روزہ رکھنا فرض
ہوا کہ روزہ رکھے اور اس مرد کی گواہی کو دوسروں
نے پسند کیا تو ان پر بھی روزہ رکھنا لازم ہے
اسی طرح ہم نے آیت وحدیث کی حجت دیکھی
اور خدا و رسول کی گواہی سنی تو ہم پر مہدی علیہ
السلام کو قبول کرنا فرض ہوا اس سبب سے
ہم نے قبول کیا ہے اور مہدیؑ آئے اور گئے کہتے
ہیں اور بندہ کے کہنے پر بہت سے لوگوں نے
قبول کر لیا اور جو شخص قبول نہیں کرتا ہے اس
کا وبال اس کی گردن پر ہے یعنی اس کی جگہ دوزخ
ہوگی اس کے بعد اس ضعیف نے کہا کہ اے
بادشاہ ان عالموں اور شیخوں سے کہو کہ بندہ نے
خدا اور رسولؐ اور معتبر کتابوں کی گواہی پیش کی
ہے لہذا تم بھی آیت اور حدیث اور معتبر کتابوں
سے کچھ حجت پیش کرو کہ (ان کے قول سے) فلاں
تاریخ مہدی علیہ السلام آئیں گے۔ اس کے بعد
بادشاہ نے عالموں اور شیخوں کی طرف متوجہ ہوا اور
جن لوگوں نے (میاں شیخ مصطفےٰ سے) یہ سوال
کیا تھا کہ مہدیؑ کونسے سن میں آئے ان سے
کہا کہ شیخ مصطفےٰ نے اپنے مدعا پر حجتیں پیش

روے سوے عالماں و شیخاں کرد و کسانیکہ سوال کردہ بودند کہ مہدی علیہ السلام درکدام سن آمد او شاں را گفت شما ہمہ کساں شنیدید کہ شیخ مصطفٰے بر مدعائے خود حجتہائے آوردہ است شما ہم چیزے حجت بیارید ہیچکس جواب ندادند بعدہ ایں ضعیف گفت کہ اے بادشاہ یک حجت دیگر بشنوید کہ خدائے تعالیٰ درکلام خود فرمودہ است درحق کسانیکہ قرآن را خوانند و براں عمل نکنند قولہ تعالیٰ مثل الذین حملوا التورٰىة ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا (جزو ۲۸ رکوع ۱۱) یعنی آں کسانیکہ بخوانند قرآن و براں عمل نکنند مثل او ہمچوں خر است کہ برداشتہ است برپشت خود بار سنگ یا بار چوب کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العالم الذی لا یعمل بعلمہ فھو حمار یعنی آں عالم کہ عمل نکند بہ علم خود پس او مثل خر است دوہرہ

ارے بھونڈے تجھ تن گدہا جو بوجھا و بہاویں
کان پکڑ کر لاویں چپ کیتا جاویں

بیت

آں کہ تو بینی ہمہ با مردم اند
بیشترے گاو و خر بے دم اند

قول شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ است الحمد للہ الذی خلق الحمار علی

کیں تم سب لوگ سن چکے اب تم بھی کچھ حجت پیش کرو کسی نے جواب نہیں دیا اس کے بعد اس ضعیف نے کہا اے بادشاہ ایک دوسری حجت بھی سن لیجئے اللہ تعالےٰ اپنے کلام میں ان لوگوں کے حق میں جو قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن پر عمل نہیں کرتے فرماتا ہے کہ ان لوگوں کی مثال جن پر توریت لادی گئی ہے پھر انہوں نے اس کو نہ اٹھایا ایسی ہے جیسے گدھا کہ پیٹھ پر کتابیں لادھا ہے یعنی جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے ان کی مثال ایسی ہے جیسا کہ گدھا اپنی پیٹھ پر پتھر یا لکڑی کا بوجھ اٹھایا ہے چنانچہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ العالم الذی لا یعمل بعلمہ فھو حمار یعنی وہ عالم جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا ہے پس وہ گدھے کے مانند ہے۔

اے کم بخت تیرے جسم پر گدھے کا بوجھ لادیں
تیرا کان پکڑ کر لادیں اور تجھ پہ بیٹھیں خاموشی کیا جاویں

وہ جو تو دیکھتا ہے کہ سب آدمی ہیں
انہیں میں بہت سے بے دم کے بیل اور گدھے ہیں

شیخ محی الدین کا قول ہے کہ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے گدھے کو بیحد صورت

صورۃ النسٰی **رباعی**

اے عالم نادانی چہ انکہ علم خوانی
علمے کہ معنوی است ائم کہ نمیدانی
شد موئے سرت برفی در نحو و در صرفی
حاصل نشدہ حرفے علمیت کہ ربانی

بیت

بر پشت خر نہادی ہر چند کتب ہارا
او را تو انی گفت کو ہست اہل معنی

کما قال اللہ تعالیٰ اولئک کالانعام بل ھم اضل (جز ۹ رکوع ۱۲) یعنی ایں گروہ مانند چہارپایانند بلکہ گمراہ تر از ایشاں یعنی چہارپایاں زیرا کہ خدا تعالیٰ ایشاں را برائے چیزے کہ آفریدہ است آں کار میکنند و خدائے تعالیٰ را بپاکی یاد میکنند لیکن بعضے مرداں خدائے را یاد نمی کنند و بندگی خدائے تعالیٰ نمی کنند ازاں سبب در دوزخ ہمیشہ سوزند چرا کہ سگاں و خوکاں و خراں و ہمہ چہارپایاں را عذاب دوزخ نیست و ایں مرداں کہ خلاف خدا و رسول او کنند و دراں حال بمیرند ایشاں در دوزخ ہمیشہ سوزند ازاں سبب از چہارپایاں بدتر اند قال اللہ تعالیٰ یا اھل الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون (جز ۳ رکوع ۱۵)

پر پیدا کیا

اے نادان عالم تو کتنا علم پڑھے گا
جو علم کہ باطنی ہے میں جانتا ہوں کہ تو نہیں جانتا
تیرے سر کے بال صرف نحو کے حاصل کرنے میں سفید ہوگئے
جو علم کہ ربانی ہے اسکا ایک حرف تجھکو حاصل نہوا

بیت

تو نے گدھے کی پیٹھ پر بہت سی کتابیں رکھدیں
اسکو نہیں کہہ سکتے کہ وہ اہل باطن ہے

چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اولئک کالانعام بل ھم اضل یعنی یہ گروہ چوپایوں کے مانند ہے بلکہ ان سے یعنی چوپایوں سے بھی زیادہ گمراہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو جس چیز کے لئے پیدا کیا ہے وہ کام کرتے ہیں اور خدائے تعالےٰ کی تسبیح کرتے ہیں لیکن بعضے لوگ خدا کو یاد نہیں کرتے اور خدا کی بندگی نہیں کرتے اس سبب سے دوزخ میں ہمیشہ جلیں گے کیونکہ کتوں سوروں گدھوں اور تمام چوپایوں کو دوزخ کا عذاب نہیں ہے اور یہ لوگ جو خدا اور رسول خدا کا خلاف کرتے ہیں اور اسی حالت میں مرتے ہیں یہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ جلیں گے اسی سبب سے چوپایوں سے سے زیادہ برے ہیں قال اللہ تعالیٰ یا اھل الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون

فرمان شد کہ اے اہل کتاب چرا می پوشید حق را از باطل در انحالیکہ میدانید شما محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق است پس ہمچناں صفتہائے مہدی علیہ السلام چرا پوشیدید کہ دست بر تخن را در آئینہ چہ باید دید ظاہر و اظہر است مگر کسیکہ نابینا باشد چہ چند قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذباب علی الغائط احسن من الفقہاء علی باب السلاطین رسول فرمود صلی اللہ علیہ وسلم مگس کہ بر نجاست نشیند بہتر و نیکوتر است از علماء فقہا کہ بر در بادشاہ روند یعنی از روئے طمع و طلب دنیا نزدیک بادشاہ روند پس کسانیکہ صفت ایشاں این چنین باشد ایشاں مہدی علیہ السلام را چوں قبول کنند اما کسیکہ طالب حق باشد و اہل انصاف باشد و دنیا مردار را ترک کردہ است او برحق است او مہدی علیہ السلام را قبول کند و کردہ است قولہ تعالیٰ لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیہم البینۃ الآیۃ یعنی نبودند آنانکہ کافر شدند از اہل کتاب و مشرکاں جداگانہ یعنی در اعتقاد یکے بودند کہ محمد علیہ السلام خواہد آمد پس ہرگاہ کہ بیامد رسول علیہ السلام با بیان از خدا تعالیٰ وما تفرق الذین

اللہ کا فرمان ہوا کہ اے اہل کتاب کس لئے تم حق کو چھپاتے ہو باطل سے درآنحالیکہ تم جانتے ہو کہ محمد صلعم برحق ہیں۔ پس اسی طرح مہدی علیہ السلام کے صفات کو کس لئے چھپاتے ہو کنگن کو آئینہ میں دیکھنے کی کیا ضرورت ظاہر و اظہر ہے مگر جو شخص اندھا ہے کیا دیکھے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذباب علی الغائط احسن من الفقہاء علی باب السلاطین رسول صلعم نے فرمایا کہ جو مکھی نجاست پر بیٹھتی ہے ان علماء و فقہاء سے بہتر اور زیادہ اچھی ہے جو بادشاہوں کے دروازہ پر جاتے ہیں یعنی حرص اور دنیا کی طلب کیلئے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں پس جن لوگوں میں ایسی صفت موجود ہو وہ حضرت مہدی علیہ السلام کو کیوں قبول کریں لیکن جو شخص کہ حق کا طالب ہے اور منصف ہے اور مردار دنیا کو ترک کیا ہے وہی حق پر ہے وہی مہدی علیہ السلام کو قبول کرے اور قبول کیا ہے اللہ تعالےٰ کا قول ہے لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیہم البینۃ یعنی اہل کتاب سے جو لوگ کافر ہوئے اور مشرکین آپس میں جدا نہ تھے یعنی اعتقاد میں ایک تھے کہ محمد علیہ السلام آئیں گے پس جبکہ رسول علیہ السلام خدا تعالےٰ کی طرف سے بیان کے ساتھ آئے تو

اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءتھم البینة (جزء ۳۰ رکوع ۲۳) یعنی متفرق نشدند آن کسانیکہ دادہ شدہ مر ایشان را کتاب مگر آن وقت کہ آمد بہ ایشان محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم با بیان پس ہمچنان اتفاق عالمان و شیخان بود کہ مہدی علیہ السّلام بر نہصد و پنجسال خواہد آمد چون آمد ہمہ عالمان و شیخان متفرق شدند مگر اندک کسان کہ اہل انصاف و طالب حق بودند مہدی علیہ السّلام را قبول کردند و باقی انکار کردند کہ این مہدی آن نیست کہ موعود است این جملہ عبارت در تفسیر تاویلات القرآن عبد الرزاق کاشی است بعدہ این ضعیف گفت کہ اے بادشاہ بندہ میگوید کہ یک رقعہ نوشتہ میدہم وہمہ عالمان و شیخان را بگوئید کہ یک رقعہ شما نوشتہ بدہید کہ ہر کہ بغیر آیت و حدیث گفتار کند او را روے سیاہ کردہ بر خر سوار کنند و در بازار بگردانند و سنگہا سے بزنند این ضعیف رقعہ نوشتہ پیش بادشاہ نہاد و عالمان و شیخان رقعہ ننوشتند بادشاہ گفت شما چرا رقعہ ننوشتید یکے از علماء کہ بزرگتر بود جواب داد کہ ما را در آیت و حدیث چندان استطلاع نیست شیخ مصطفٰے را در وز و شب در آیت و احادیث استطلاع است بادشاہ گفت شما چندین علم خواندہ اید و بحث

تفرق الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءتھم البینہ یعنی متفرق نہوے وہ لوگ جن کو کتاب دیگئی مگر اس وقت جب کہ آئے اُن کے پاس محمد مصطفٰی صلعم بیان کے ساتھ پس اسی طرح عالموں اور شیخوں کا اتفاق تھا کہ مہدی علیہ السلام ۹۰۵ھ میں آئیں گے جب مہدی ؑ آگئے تو عالمان اور شیخان متفرق ہوگئے مگر تھوڑے لوگ جو اہل انصاف اور خدا کے طالب تھے انھوں نے مہدی ؑ کو قبول کیا اور باقی انکار کرگئے کہ یہ مہدی وہ نہیں ہے جو موعود ہے۔ یہ تمام عبارت عبد الرزاق کاشی کی تفسیر تاویلات القرآن کی ہے۔ اس کے بعد اس ضعیف نے کہا کہ اے بادشاہ بندہ کہتا ہے کہ ایک رقعہ لکھدیتا ہوں اور تمام عالموں اور شیخوں سے کہو کہ تم بھی ایک رقعہ لکھکر دو کہ جو شخص آیت اور حدیث کے بغیر بات کرے اس کا منھ کالا کر کے گدھے پر سوار کریں اور بازار میں پھرائیں اور پتھروں سے ماریں۔ اس ضعیف نے رقعہ لکھکر بادشاہ کے روبرو رکھدیا عالموں اور شیخوں نے رقعہ نہیں لکھا۔ بادشاہ نے کہا کہ تم کس لئے رقعہ نہیں لکھے تو علما میں ایک عالم نے جو زیادہ بزرگ تھا جواب دیا کہ ہمکو آیت اور حدیث میں اس قدر آگاہی نہیں ہے۔ شیخ مصطفٰے کو رات دن آیت اور حدیث سے آگاہی ہے۔ بادشاہ نے کہا تم اس قدر علم پڑھے ہو اور

با آیت و حدیث نمی کشید آیت و حدیث
اصل است چرا در آیت و حدیث استطلاع
نمی کنید بر عبدالنبی بادشاه غصه شد و گفت
خر بیارید و روی این ملایان سیاه کنید و بر
خر سوار کرده در کوچه و بازار بگردانید همه
اہل مجلس برخاستند و عاجزی کردند که بادشاه
سلامت معاف کنید وقتیکه از زبان بادشاہ
این سخن بیرون آمد که بر خر سوار کنید گویا که همچنان
کرده شد و بر خر سوار شدند بعده آن عالم که
بحث کرده بود او را از مجلس بیرون کردند و
بسیار فضیحت و رسوا نمودند آن مجلس تمام شد

مجلس چہارم

چونکه عالمان گفتند که اے بادشاہ میاں
مصطفٰی را بپرسید که رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ
است الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب
معنی چناں باشد دنیا مردار است و طالب
آں سگانند مردار را بوی است و بوئے
دنیا چیست و چونست بادشاہ این ضعیف را
گفت که چون ست جواب باصواب فرمائید
این ضعیف گفت آرے آنہا را که بوی دنیا
آمدہ است ایشاں ترک دنیا کردہ اند و
کسانیکه طالبان خدا اسمه اند او شاں ہم ترک

آیت و حدیث سے بحث نہیں کرتے آیت
اور حدیث تو اصل ہے کیوں آیت اور حدیث سے
واقف نہوے بادشاہ عبدالنبی پر غصہ ہوا اور کہا کہ
گدھا لاؤ اور ان ملاؤں کا منہ کالا کرو اور گدھے
پر سوار کرکے کوچہ و بازار میں پھراؤ۔ تمام اہل
مجلس اٹھ گئے اور عاجزی شروع کی کہ بادشاہ
سلامت معاف کریں جب بادشاہ کی زبان
سے یہ بات نکلی کہ گدھے پر سوار کرو تو گویا ایسا
ہی کیا گیا اور گدھے پر سوار ہوئے اس کے بعد
وہ عالم کہ جس نے بحث کی تھی اسکو مجلس سے باہر
کر دئے اور بہت فضیحت و رسوا کئے وہ مجلس ختم ہوئی

چوتھی مجلس

چونکہ عالموں نے کہا کہ اے بادشاہ
میاں مصطفٰی سے پوچھو کہ رسول صلعم نے فرمایا ہے
کہ الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب یعنی
ایسے ہوں گے کہ دنیا مردار ہے اور اس کے
طالب کتے ہیں مردار کیلئے بو ہے اور دنیا کی
بو کیا ہے اور کیسی ہے۔ بادشاہ نے اس
ضعیف سے کہا کہ یہ کیا بات ہے جواب
باصواب فرمائے اس ضعیف نے کہا ہاں جنکو
دنیا کی بو آئی انھوں نے ترک دنیا کی اور جو خدا
کے طالب ہیں وہ بھی ترک دنیا کرتے ہیں کیونکہ

دنیا میکنند کہ ایشاں را بوی دنیا آمدہ است
گندہ تر از مردار و نجاست و بے عقلاں را در
فہم نمی آید کہ سگان برائے مردار خوردن می روند
وایشاں را بوئے مردار نمی آید و مردار بفراغت
می خورند ہمچنیں حال طالبان دنیا است کہ ایشاں
را بوئے دنیا نمی آید و طلب دنیا می کنند و
بفراغ خاطر می خورند و شاد می شوند

حکایت آوردہ اند کہ روزے پیغمبر علیہ
السّلام با یاران می رفتند کہ در رہ گذر یک
موش ریزیدہ و آماسیدہ افتادہ دیدند پیغمبر علیہ
السّلام با یارانؓ خود ایستادہ شدند بوئے
موش چناں می آمد کہ رسول علیہ السّلام و ہمہ یاراں
جامہ بر بینی خود نہادند پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
فرمود کہ اے یاراں کسے ایں مردار را در میان
شما خریداری میکنند یاراں جواب دادند کہ
ہیچکس قبول نہ کنند بعدہ رسول علیہ السلام فرمو
کہ کسے رائگاں بگیرد یاراں گفتند کہ ہیچ کار
نمی آید ایں مردار را چہ کنیم بعدہ رسول علیہ السّلام
فرمود کہ کرمہا کہ دریں مردار و نجاست اند و روز
و شب ایں مردار و نجاست را می خورند فربہ
می شوند کسے کہ ایں کرمہا را ازیں مردار و نجاست
بیروں کنند آں کرمہا ہماں ساعت ہلاک شوند
و بمیرند ہمچنیں حال کسے است کہ حب دنیا
بر دل او غالب باشد و بسیار شود و در دنیا قرار
گیرند و فربہ شوند چوں ایشاں را از دنیا بیروں

ان کو نجاست اور مردار کی بو سے زیادہ گندی دنیا
کی بو آتی ہے اور بے عقلوں کی سمجھ میں نہیں آتا
کیونکہ کتے مردار کھانے کے لئے جاتے ہیں تو کتوں
کو مردار کی بو نہیں آتی فراغت سے کھاتے ہیں
یہی حال دنیا کے طالبوں کا ہے کہ انکو دنیا کی گندگی
بو نہیں آتی اور دنیا کو طلب کرتے ہیں اور کشادہ
دلی سے کھاتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔

حکایت لائے ہیں کہ ایک روز پیغمبرؐ
صحابہ کے ساتھ تشریف لیجا رہے تھے راستہ میں
ایک مرے ہوئے چوہے کے ٹکڑے پھولے ہوئے
دیکھے پیغمبرؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ کھڑے ہو گئے
چوہے کی بو ایسی تھی کہ رسولؐ اور تمام صحابہؓ اپنی
اپنی ناک کو کپڑا لگانے لگے پیغمبرؐ نے فرمایا دوستو!
کیا تم میں سے کوئی شخص اس مردار چوہے کو
خریدتا ہے؟ صحابہؓ نے جواب دیا کہ کوئی شخص
قبول نہیں کرتا اس کے بعد رسولؐ نے فرمایا کیا کوئی
شخص مفت لیتا ہے؟ صحابہؓ نے کہا کسی کام
پر نہیں آتا اس مردار کو لیکر ہم کیا کریں اس کے
بعد رسولؐ نے فرمایا کہ جو کیڑے اس مردار اور
نجاست میں ہیں اور دن رات اس مردار اور نجاست
کو کھاتے ہیں اور موٹے ہوتے ہیں جو شخص کہ ان
کیڑوں کو اس مردار اور نجاست سے باہر کرتا ہے
تو وہ کیڑے اسی وقت ہلاک ہوتے اور مرجاتے
ہیں اسی طرح حال اس شخص کا ہے جس کے دل پر
دنیا کی محبت غالب اور بیٹھ گئی ہے دنیا میں

کنند ہلاک شوند و بمیرند اینہا مانند کرمہا اند کہ بوی
بد از مردار و نجاست در دماغ اینہا قرار گرفتہ
است و ایں کرمہا شب و روز در نجاست می
باشند ہمچنیں کسیکہ مانند اینہا شب و روز در
حب دنیا و طلب دنیا باشد او را بوی دنیا
نمی آید چراکہ در دماغ او بوئے دنیا قرار
گرفتہ است و فربہ شدہ است چوں دنیا
ازو بہ بر آید مانند ہلاک شود و بمیرد یعنی ایشاں را
حب دنیا و متاع دنیا خوش می آید و متاع
آں را گویند کہ زناں را حیض می آید پارچہ
جامہ می گیرند و آں جامہ را خون آلودہ کردہ
اندازند دنیا ازاں جامہ بدتر است و ایشاں
را خوش آمدہ است بنابراں نماز گزاردن
و بیان قرآن شنیدن و براں عمل کردن و ترک
دنیا کردن و تقوی و توکل بر خدائے تعالےٰ
کردن و ذکر خفی و عشق و محبت با خدائے
تعالیٰ اختیار کردن و مہدی علیہ السلام را کہ
خاتم ولایت محمدیست قبول کردن تا وقت
موت خوش نمی آید چنانچہ

حکایت آوردہ اند کہ روزے یک
کناس در محلہ عطاراں رفتہ بود بوئے خوش
عطر بدماغ او رسید او را خوش نیامد بیہوش
شدہ بر زمین افتاد و مردمان محلہ تعجب کردند کہ
آیا ایں مرد را چہ آفت رسیدہ ناگاہ گذر شیخ
فریدالدینؒ در آنجا شد پرسیدند کہ ایں کدام

آرام لیتے اور موٹے ہوتے ہیں جب ان کو دنیا
سے باہر کرتے ہیں تو ہلاک ہوتے ہیں اور مرجاتے
ہیں پس یہ لوگ اُن کیڑوں کے مانند ہیں کہ جنکے
دماغ میں مردار اور نجاست کی بدبو بس گئی ہے
اور یہ کیڑے رات دن نجاست میں رہتے ہیں اسی
طرح جو شخص ان کیڑوں کے مانند رات دن دنیا
کی محبت اور دنیا کی طلب میں رہتا ہے اس کو
بھی دنیا کی بدبو نہیں آتی اس لئے کہ اس کے دماغ
میں بھی دنیا کی بو بس گئی ہے اور وہ موٹا ہو گیا ہے
جب دنیا کو اس سے چھڑائیں تو وہ ہلاک ہوتا اور مرجاتا
ہے یعنی دنیا کے طالبوں کو دنیا کی محبت اور دنیا
کی متاع اچھی معلوم ہوتی ہے اور متاع اسکو کہتے
ہیں کہ عورتوں کو حیض آتا ہے تو کپڑے کا ٹکڑا لیتے ہیں
اور اس کپڑے کو خون آلود کرکے پھینک دیتے ہیں دنیا
اس کپڑے سے جو حیض کے خون میں بھرا ہوا ہی زیادہ
بری ہے اور طالبان دنیا کو اچھی معلوم ہوتی ہے اسی
لئے نماز پڑھنا قرآن کا بیان سننا اور اس پر عمل کرنا
اور ترک دنیا کرنا اور تقوی اور خدا تعالی پر بھروسہ کرنا
ذکر خفی اور خدا تعالی کا عشق و محبت اختیار کرنا اور مہدی
کو خاتم ولایت محمدی ہیں قبول کرنا مرنے کے وقت تک
اچھا نہیں معلوم ہوتا چنانچہ

حکایت لائے ہیں کہ ایک روز ایک حلال خور
(مہتر) عطاروں کے محلہ میں آگیا تھا عطر کی خوشبوئی
اس کے دماغ میں پہنچی تو اس کو بری معلوم ہوئی۔
بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا اور محلہ کے لوگوں نے

جنس مرد است. گفتند این مرد کناس است
شیخ فریدالدینؒ فرمود که همه کس از نزدیک
وے دور شوید که دوا این مرد را من بہتر می
دانم همه کسان دور شدند. شیخ یک کس را
فرمود که زود بروید که نجاست تازه بیار. آن کس
رفته نجاست تازه بیاورد. شیخ فرمود که این نجا
ست را نزدیک بینی او بنهید. همچنان کردند و اندک
نجاست در دماغ او کردند ساعتے بگذشت
که بوئے نجاست در دماغ او برسید هشیار
شد افتاده بود نشست و برخاست و روی
و بینی از جامه پاک کرد. چه دید که از نجاست
جامه آلوده شده است. آن خوش آمد و
نجاست دور نکرد بلکه شاد شده راه خانه گرفت
چون در خانه خود رسید با عیال و اطفال خود
قصه که واقع شده بود یک بیک بیان کرد و
گفت که یک بزرگوارے بر حقیقت حال
من واقف شد و نجاست تازه طلبیده در
سوراخ بینی من کرده چون بوی نجاست در
دماغ ما رسید من به هوش آمدم و برخاستم با جامه
نجاست آلوده روئے خود پاک کردم و آن جامۂ
نجاست آلوده عیال و اطفال خود را نمودم. مردمان
خانه او را دشنام دادند که اے بدبخت و بے عقل
چرا در محله عطاران رفته بودی تا هلاک گشتی
گفت نجاست خوردم و توبه کردم که باز بسوی آن
محله هرگز نروم. همچنین حال کسے است که طالب

تعجب کیا اس مرد پر کیا آفت پہنچی ہے۔ یکایک شیخ
فریدالدین عطار کا گذر اس مقام پر ہوا تو پوچھا کہ یہ کس
قسم کا آدمی ہے لوگوں نے کہا کہ یہ مرد حلال خور ہے شیخ
فریدالدینؒ نے فرمایا کہ سب لوگ اسکے نزدیک سے دور ہو جا
ئیں کیونکہ اس مرد کی دوا کو میں بہتر جانتا ہوں سب لوگ دور
ہو گئے شیخ نے ایک شخص کو فرمایا کہ جلد جا اور تھوڑا تازہ
گوہ لا وہ شخص جا کر تازہ گوہ لایا۔ شیخ نے فرمایا کہ اس
گوہ کو مہتر کی ناک کے پاس رکھو ایسا ہی کیے اور تھوڑا
گوہ اس کے دماغ میں بھی پہنچائے ایک گھنٹہ گذرا کہ
گوہ کی بو اس کے دماغ میں پہنچی ہشیار ہوا پڑا ہوا تھا
بیٹھا اور اٹھا منہ اور ناک کو کپڑے سے پاک کیا۔
کیا دیکھتا ہے کہ کپڑا گوہ میں بھرا ہوا ہے وہ اچھا معلوم
ہوا اور گوہ دور نہیں کیا بلکہ خوش ہوا اور گھر کا راستہ
لیا جب اپنے گھر میں پہنچا تو اپنی عورت اور بچوں کو
جو قصہ کہ گذرا تھا پورا بیان کیا اور کہا کہ ایک بزرگوار
میرے حال کی حقیقت سے واقف ہوئے اور تازہ
گوہ طلب کیا اور میری ناک کے سوراخ میں ڈالا۔
جب گوہ کی بو ہمارے دماغ میں پہنچی تو میں ہوش
میں آیا اور اٹھا گوہ میں بھرے ہوئے کپڑے سے
اپنے منہ کو پاک کیا اور وہ گوہ میں بھرا ہوا کپڑا اپنی عورت
اور بچوں کو دکھایا تو گھر کے لوگوں نے اس کو گالیاں
دیں کہ اے بدبخت اور اے بے عقل تو کس لیے
عطاروں کے محلہ میں گیا تھا ہلاک ہو گیا تھا۔ کہا کہ میں
گوہ کھایا اور توبہ کیا کہ میں ہرگز اس محلہ کیطرف نہیں
جاؤنگا یہی حال اس شخص کا ہے جو دنیا کا طالب ہے

دنیا است اور ابیان قرآن شنیدن و بر اں عمل کردن و نماز گذاردن و تقوی و توکل بر خدای تعالی کردن و ترک دنیا کردن و عشق و محبت با خدا تعالی کردن و جان و مال در راہ خدا تعالے انفاق کردن خوش نیاید کہ ایں مثل خوشبوئی است قال اللہ تعالی ومن اصدق من اللہ حدیثا (جزو ۵ رکوع ۸) یعنی کیست نیکوتر از گفتار خدائے تعالی دیگراں را ایں کلام خوش نیاید ایشاں را بیہوش کند مثل آں کناس چوں حقیقت تجس دنیا و گفتار دنیا بشنوند و بوے نجاست دنیا در دماغ ایشاں برسد بہوش باز آیند چنانچہ بوئے نجاست در دماغ کناس رسید ہشیار شد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است الدنیا کنیفۃ بنی آدم یعنی دنیا نجاست خانۂ فرزندان آدم علیہ السلام است و بوئے وے گندہ تر از مردار است طالبان حق را بوی بد او می آید واوشاں دنیا را ترک کردہ اند و طلب مولی اختیار کنند تشریف مرداں یابند چنانچہ در کلام خود حق تعالے فرمودہ است رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (جزو ۱۸ رکوع ۱۱) یعنی مردانند کہ مشغول نمی کند ایشاں را سوداگری و خرید و فروخت از ذکر خدا تعالے و طالبان دنیا را بوے بد نمی آید

دنیا کے طالب کو قرآن کا بیان سننا اور اس پر عمل کرنا اور نماز پڑھنا اور تقوی اور خدا تعالے پر بھروسہ کرنا اور ترک دنیا کرنا اور خدا تعالے سے عشق و محبت کرنا اور خدا کی راہ میں جان و مال کو خرچ کرنا اچھا نہیں معلوم ہوتا کیونکہ یہ ساری باتیں خوشبوئی کے مانند ہیں اللہ تعالے فرماتا ہے ومن اصدق من اللہ حدیثا یعنی اللہ سے بڑھکر کسکی بات سچی ہوسکتی ہے دوسروں کو (طالبان دنیا کو) یہ بات اچھی نہیں معلوم ہوتی بلکہ ان کو بیہوش کردیتی ہے اور اس مہتر کی طرح (جسکا ذکر گذرا) جب تجس دنیا کی حقیقت اور دنیا کی گفتگو سنتے ہیں اور دنیا کی نجاست کی بو ان کے دماغ میں پہنچی تو پھر ہوش میں آتے ہیں جیسا کہ گوہ کی بو مہتر کے دماغ میں پہنچی تو ہشیار ہوگیا کیونکہ رسول صلعم نے فرمایا ہے الدنیا کنیفۃ بنی آدم یعنی آدم علیہ السلام کی فرزندوں کے پائخانہ پھرنے کی جگہ دنیا ہے اور دنیا کی بو مردار کی بو سے زیادہ گندی ہے حق کے طالبوں کو دنیا کی بدبو آتی ہے اسی لئے انہوں نے ترک دنیا کیا اور خدا کی طلب اختیار کی اور مردوں کا خلعت پایا چنانچہ حق تعالے نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ یعنی مرداں ہیں (طالبان خدا ہیں) کہ ان کو غافل نہیں کرتی سوداگری اور خرید و فروخت خدا تعالے سے

---

۱ نیز نقلست کہ میاں سید خوندمیر فرمودند ایں سوداگری

نیز نقل ہے کہ میاں سید خوندمیر نے فرمایا کہ یہ سوداگری

(باقی برصفحہ ۴۴)

با

که بوے نجاست در دماغ ایشان قرار گرفته است همچون کناس ایشان دنیا را چون که کنند اگر احیاناً کسے از ایشان درخانهٔ خود رفته احوال بیان قرآن و نصیحت باہل خانه خود بگوید خشم گیرند و گویند که کسب دنیا میکنیم ما را این سخن ہائے خوش نمی آید و موافقت نمی افتد ؎

چو ہست اسباب عطاری فراواں
کناسی میکنی کس را چه تاواں

مجلس پنجم

روزے درحضور بادشاه ایں ضعیف را درمجلس آوردند بحث مهدیت علماء مجلس بادشاه شروع کردند تمام عالماں درحضور اکبر بادشاه جمع شدند و نماز ظہر با جماعت ادا کردند و ایں ضعیف تنہا نماز کرد چوں از نماز فارغ

(بہ سلسلہ صفحہ ۴۳) چنانچه فاقه شد ابریق یا آوند از خانه فروخت ویا چیزے آوند خرید کرد ایں سوداگری غافل نکند از یاد خدا کما قال الله تعالیٰ رجال لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله الایة نه که در شہر از شہر ہا برائے سوداگری ویا برای رزق پریشان شوند از یاد خدا غافل باشند

(ملاحظہ ہو انصاف نامہ باب ۱۱)

کے ذکر سے۔ اور دنیا کے طالبوں کو دنیا کی بدبو نہیں آتی کیونکہ دنیا کی نجاست کی بو انکے دماغ میں بہتر طرح بس گئی ہے یہ لوگ تو دنیا کمیں کرنے لگے اگر اتفاقاً طالبان دنیا میں سے کوئی شخص اپنے گھر جا کر قرآن کے بیان اور نصیحت کا احوال اپنے گھر والوں سے کہتا ہے تو غصہ ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم دنیا کا کسب کرتے ہیں ہمکو یہ باتیں اچھی نہیں معلوم ہوتیں اور ہمارے موافق نہیں

جب عطر کا سامان کثرت سے موجود ہو
تو گوہ اٹھانے کا کام کرتا ہے کسی کا کیا نقصان

پانچویں مجلس

ایک روز بادشاہ کے حضور میں اس ضعیف کو مجلس میں لائے بادشاہ کی مجلس کے علماء نے مہدیت کی بحث شروع کی تمام علماء اکبر بادشاہ کے حضور میں جمع ہوئے اور ظہر کی نماز جماعت سے ادا کی اور یہ ضعیف اکیلا نماز ادا کیا

چنانچہ فاقہ پڑا (تارک دنیا طالب خدا پر فاقہ پڑا) تو چھاگل یا برتن گھر کا بیچ دیا اور یا کوئی برتن خرید لیا تو یہ سوداگری خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ مرد ہیں جن کو نہ تجارت اور نہ بیع اللہ کے ذکر سے پھیرتی ہے نہ کہ ایک شہر سے دوسرے شہروں کی سوداگری کے لیے اور یا رزق کے لیے پریشان پھریں (ایسی سوداگری اور رزق کے لیے پریشان پھرتے ہیں) خدا کی یاد سے غافل رہتے ہیں

شدند و در مجلس نشستند عبدالنبی گفت اے بادشاہ میاں مصطفےٰ را بپرسید کہ مسلمانانرا کافر چرا میگوئید ایں ضعیف جواب داد کہ اے بادشاہ عبدالنبی را بپرسید کہ بر فور کدام کس را کافر گفتم و یا می گویم دریں باب گواہ بیارید طالباں گفتند اگر می گوئید پس چرا عقب مایاں نماز نگزارید ایں ضعیف گفت کہ اے بادشاہ شما در کدام خانوادہ مرید ہستید بادشاہ ہر دو دست بر گوشہائے خود نہادہ سر نگوں کردہ با تعظیم تمام گفت کہ بندہ در خانوادہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہستم پیر من حضرت خواجہ معین الدین چشتی است ایں ضعیف گفت کہ اگر کسے گوید کہ خواجہ معین الدین چشتی بدراہ بود و گمراہ بود مردمانرا گمراہ کردہ شما اورا چہ می گوئید بادشاہ گفت من اورا کافر گویم و بدست خود بکشم ایں ضعیف گفت کہ پیر بندہ مہدی موعود آخر الزمان است اگر کسے گوید کہ مہدی علیہ السلام و مہدویاں گمراہ اند و مردماں را گمراہ میکنند بندہ عقب ایشاں چوں نماز گزارد و بندہ از خود کسے را کافر نمی گوید ولیکن آنچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است آں حدیث میخوانم من انکر المہدی فقد کفر یعنی ہر کہ انکار کند از مہدی علیہ السلام پس بتحقیق او کافر است و ایں حدیث در طبقات الفقہاء مذکور است بندہ گفت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میگوید

جب نماز سے فارغ ہوئے اور مجلس میں بیٹھے تو عبدالنبی نے کہا کہ اے بادشاہ میاں مصطفےٰ سے پوچھو کہ مسلمانوں کو کس لئے کافر کہتے ہو اس ضعیف نے جواب دیا کہ اے بادشاہ عبدالنبی سے پوچھو کہ میں نے فوراً کس شخص کو کافر کہا ہے اور یا فوراً کافر کہتا ہوں اس پر گواہ پیش کرو ملاؤں نے کہا اگر تم کافر نہیں کہتے تو پھر ہمارے پیچھے نماز کس لئے نہیں پڑھتے۔ اس ضعیف نے کہا اے بادشاہ تم کونسے خانوادہ کے مرید ہو تو بادشاہ نے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھکر سر جھکا کر کامل تعظیم کے ساتھ کہا کہ بندہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے خانوادہ کا مرید ہے میرے پیر حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ ہیں اس ضعیف نے کہا کہ اگر کسی نے کہا کہ خواجہ معین الدین چشتیؒ بدراہ تھے اور گمراہ تھے لوگوں کو گمراہ کیا تو تم اسکو کیا کہتے ہو؟ بادشاہ نے کہا میں اس کو کافر کہتا ہوں اور اپنے ہاتھ سے اسکو قتل کرونگا اس ضعیف نے کہا کہ میرے پیر مہدی موعود آخر الزمان ہیں اگر کسی نے کہا کہ مہدیؑ اور مہدویاں گمراہ ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں تو بندہ ان کے پیچھے نماز کیوں پڑھے اور بندہ اپنی ذات سے کسی کو کافر نہیں کہتا ولیکن رسول صلعم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ حدیث پڑھتا ہے من انکر المہدی فقد کفر یعنی جس نے انکار کیا مہدیؑ کا پس تحقیق کہ وہ کافر ہے اور یہ حدیث طبقات الفقہاء میں مذکور ہے بندہ رسول اللہ صلعم کا فرمان کہتا ہے اپنی طرف

ازطرفِ خود فی الفور کسے را کافر نمی گوید بعدہٗ
ایں ضعیف گفت اے بادشاہ بپرسید ایں
ملایاں را کہ بر مفتری چہ حد لازم می آید ملایاں
خاموش ماندند پس ایں ضعیف گفت کہ
خدائے تعالیٰ در کلام مجید خود فرمودہ است کہ
مفتری را ہشتاد تازیانہ بزنید مقرر برملایان
شما حد آمدہ است کما قال اللہ تعالیٰ و
الذین یرمون المحصنات ثم لم یاتو
باربعۃ شھداء فاجلدوھم ثمانین
جلدۃ ولا تقبلوا لھم شھادۃ ابدا
واولئک ھم الفاسقون (جزو ۱۸
رکوع ۱) معنی چنیں باشد کہ خدائے تعالیٰ فرمودہ
است آنانکہ تہمت نہند بر زنان محصنات
پس نیارند براں چہار گواہ پس بزنید ایشاں را
یعنی آں تہمت نہندگاں را ہشتاد تازیانہ و
قبول مکنید بعد ازاں گواہی اوشاں ہرگز و آں
گروہ بدکاراں اند بادشاہ گفت کہ اے ملایاں
و شیخاں شما بر شیخ مصطفےٰ افترا کردید بر شما حد
شرعی لازم آمدہ است ایں ضعیف گفت اے
بادشاہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است کہ
رحم اللہ علیٰ من انصف ولعن اللہ
علیٰ من لا ینصف بعدہٗ بادشاہ سوال کرد کہ
اے شیخ مصطفےٰ ایں شیخاں و ملایاں زاہد اند
خلق را راہ نمائی میکنند پس عقب ایشاں
نماز چرا نگذارید ایں ضعیف جواب داد کہ رسول

سے فوراً کسی کو کافر نہیں کہتا ہے اس کے بعد اس
ضعیف نے کہا اے بادشاہ ان ملاؤں سے پوچھو
کہ بہتان لینے والے پر شرعاً کیا حد لازم آتی ہے تو
ملاؤں نے خاموشی اختیار کی پس اس ضعیف نے
کہا کہ خدا تعالےٰ نے اپنے کلام مجید میں فرمایا ہے
کہ بہتان لینے والے کو اسی کوڑے مارو بیشک تمہارے
ملاؤں پر حد لازم آتی ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ و
الذین یرمون المحصنات ثم لم یاتو
باربعۃ شھداء فاجلدوھم ثمانین
جلدۃ ولا تقبلوا لھم شھادۃ ابدا
واولئک ھم الفاسقون معنی ایسے
ہوں گے کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے اور جو لوگ تہمت
لگائیں پاکدامن عورتوں کو پھر نہ لائیں اس پر چار
گواہ تو ان کو یعنے تہمت لینے والوں کو مارو اسی
کوڑے اور ہرگز قبول مت کرو اس کے بعد انکی
گواہی اور یہی لوگ بدکار ہیں۔ بادشاہ نے کہا اے
ملایاں اور اے شیخاں تم نے شیخ مصطفےٰ پر افترا کیا
لہذا تم پر حد شرعی لازم آتی ہے۔ اس ضعیف نے
کہا اے بادشاہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ رحم
کرے اس پر جس نے انصاف کیا اور لعنت کرے
اس پر جس نے ناانصافی کی اس کے بعد بادشاہ
نے سوال کیا کہ اے شیخ مصطفےٰ یہ شیخاں اور
ملایاں زاہد ہیں مخلوق کی رہبری کرتے ہیں پس تم
نے ان کے پیچھے کیوں نماز ادا نہیں کی۔ اس
ضعیف نے جواب دیا کہ رسولؐ نے فرمایا ہے طالب

علیہ السلام فرمودہ است طالب الدنیا مخنث طالب العقبیٰ مونث وطالب المولیٰ مذکر یعنی طالب دنیا نامرد است وطالب عقبیٰ زنانند وطالب خدائے تعالیٰ مرانند کما قال اللہ تعالیٰ رجالٌ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوٰۃ یعنی گفت خدائے تعالیٰ مردانند کہ مشغول نہ کندو باز ندارد ایشان را سوداگری وخرید و فروخت دنیا از ذکر خدائے تعالیٰ و بجا آوردن نماز فریضہ یعنی دنیا را ترک کردہ اند وجز ذکر خدائے تعالیٰ ونماز مشغول نشوند وبیان قرآن می شنوند وبراں عمل میکنند ایشان مردانند و باقی نامردانند پس انصاف بجنید اے بادشاہ عبدالنبی را وہمہ علماء مجلس را بگوئید کہ یک مسئلہ بیارید از کتب حدیث وفقہ کہ نامرد امام باشد ومقتدیاں مرداں باشند وایں مسئلہ در بسیار کتب است کہ امامت نامرداں روا نیست ازاں سبب عقب ایشاں نماز نمی گذارم بادشاہ چوں ایں جواب شنید بخندید وگفت کہ اے شیخ مصطفیٰ راست گفتید بعدہٗ رو بسوے عالماں وشیخاں کرد وگفت کہ ایشاں

الدنیا مخنث وطالب العقبیٰ مونث وطالب المولیٰ مذکر یعنی دنیا کا طالب نامرد ہے اور آخرت کے طالب عورتیں ہیں اور خدا کے طالب مرد ہیں کما قال اللہ تعالیٰ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ و اقام الصلوٰۃ یعنے خدائے تعالیٰ نے کہا کہ مرد ہیں کہ ان کو غافل نہیں کرتی اور باز نہیں رکھتی دنیا کی سوداگری اور خرید و فروخت خدائے تعالیٰ کے ذکر اور نماز فریضہ ادا کرنے سے یعنے ترک دنیا کئے ہیں نماز اور ذکر خدا کے سوائے کسی چیز میں مشغول نہیں ہوتے اور قرآن کا بیان سنتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں یہی لوگ مرد ہیں اور باقی نامرد ہیں پس اے بادشاہ انصاف کیجئے عبد النبی کو اور تمام مجلس کے عالموں کو کہئے کہ حدیث وفقہ کی کتابوں سے ایک مسئلہ پیش کرو کہ نامرد امام بنے اور مرد مقتدی رہیں نامردوں کی امامت ناجائز ہونے کا مسئلہ بہت سی کتابوں میں ہے اسی لئے میں نے ان نامردوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جب یہ جواب بادشاہ نے سنا تو ہنس دیا اور کہا کہ اے شیخ مصطفیٰ تم نے سچ کہا اس کے بعد بادشاہ نے عالموں اور شیخوں کی طرف رخ کیا

نقلست [۵] حضرت میرانؑ فرمودند کہ نشان تصدیق من آنست کہ نامرد مرد شود یعنی طالب دنیا باز طالب ذات حقتعالیٰ شود انتہیٰ (از حاشیہ شریف) نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میری تصدیق کی علامت یہ ہے کہ نامرد مرد ہوتا ہے یعنی دنیا کا طالب پھر خدا کی ذات کا طالب ہوتا ہے مردوں یعنی خدا کے طالبوں پر نامردوں یعنے دنیا کے طالبوں کا حملہ کرنا شیروں پر کتوں کا حملہ کرنا ہے

عقب شما نماز نمی گذارند چرا کہ شما نامردانند و عقب نامرداں نماز درست نیست شما جواب دہید و یک دلیل از آیت و حدیث و کتب معتبرہ بیارید کہ عقب نامرداں نماز درست است ہیچکس جواب نداد و ہمہ مقہور شدند باز بادشاہ گفت کہ اے میاں مصطفیٰ جواب باصواب آوردی رحمۃ اللہ علیک بعدہٗ ایں ضعیف ایں بیت خواند ؎

اے مخنث رو کہ اینجا بار نیست
عشق حق را با مخنث کار نیست

بعدہٗ ایں ضعیف گفت کہ اے بادشاہ یک حکایت دیگر یاد آمدہ است اگر بشنوید بگویم کہ دریک مجلس مرداں خداپرست نشستہ بودند و دراں مجلس یکے نامرد ہم نشستہ بود گفتار خدا و رسولؐ و مکہ معظمہ میکردند و دراں مجلس یکے گفت کہ من بہ مکہ مبارکہ رفتہ بودم ثواب آں بسیار و بیشمار است و تماشاء دریا و غیرہ بیابان بسیار دیدم آں نامرد کہ نشستہ بود او را ہوس مکہ رفتن در دل پیدا شد کہ من ہم بمکہ مبارکہ بروم در خانہ خویش آمدہ توشہ گرفت و راہ مکہ پیش گرفت کم و بیش دو کروہ راہ رفتہ بود کہ درد پای و کمر گرفت پس درمیان راہ یک درخت آگہہ در نظر آمد و لیکن زود تر آنجا رفتن نتوانست و ایں مصرع بخواند ؎

اے آگہہ تو بدیں دوری خود مکہ کجا باشد

اور کہا کہ شیخ مصطفےٰ نے تمہارے پیچھے اس لئے نماز نہیں پڑھی کہ تم لوگ نامرد ہیں اور نامردوں کی اقتدا درست نہیں لہذا تم سب اس کا جواب دو اور نامردوں کے پیچھے نماز درست ہونے پر ایک دلیل آیتہ قرآن حدیث رسولؐ اور کتب معتبرہ سے پیش کرو۔ کسی نے جواب نہ دیا تمام مقہور ہوئے پھر بادشاہ نے کہا اے میاں مصطفےٰ تو نے جواب باصواب لایا تجھپر اللہ کی رحمت ہو اس کے بعد یہ ضعیف نے یہ بیت پڑھی۔

اے نامرد چلے جا یہاں تیری رسائی نہیں
عشق حق کو نامرد سے کام نہیں

اس کے بعد اس ضعیف نے کہا اے بادشاہ ایک دوسری حکایت یاد آئی ہے اگر سنئے تو کہتا ہوں کہ ایک مجلس میں مردان خداپرست بیٹھے تھے اس مجلس میں ایک نامرد بھی بیٹھا ہوا تھا۔ مردانِ خدا خدا اور رسولؐ اور مکہ معظمہ کے متعلق گفتگو کر رہے تھے ان میں ایک نے کہا کہ میں مکہ مبارکہ کو گیا تھا اس کا ثواب بہت اور بے شمار ہے دریا اور جنگل کا تماشہ بہت دیکھا وہ نامرد جو بیٹھا ہوا تھا اس کے دل میں بھی مکہ جانے کی ہوس پیدا ہوئی کہ میں بھی مکہ مبارکہ کو جاؤں پس اپنے گھر آیا توشہ لیا اور مکہ کے راستہ پر چلا دو کوس راستہ طے کیا تھا کہ پاؤں اور کمر میں درد شروع ہوا۔ راستہ کے درمیان ایک آگہہ کا جھاڑ نظر آیا لیکن اس جھاڑ کے پاس جلد نہ پہنچ سکا اور مصرعہ پڑھا

بارے بہزار دشواری و مشقت خود را نزدیک
آں درخت آگہہ رسانید و مثل زناں آہ اوہ
گفت و بیفتاد و غلطید چہ بیند کہ یک کس
از راہ دور می آید چوں نزدیک او رسید او را
پرسید کہ اے عزیز از ینجا مکۂ معظمہ چند دور باشد
روندۂ راہ گفت ترا چند مدت شدہ کہ خانۂ خود
گذاشتہ راہ می روی آں نامرد گفت کہ امروز
از خانہ بدر شدہ ام و عزم مکہ کردہ ام اینجا خانۂ
من کردہ است آں روندۂ راہ گفت برو
اے نامرد باز گرد تو کجا و مکہ کجا چوں دریا را
بینی ہلاک شوی و بمیری ایں گفت و برفت
آں نامرد را از شنیدن گفتار روندہ ہیبت و
دہشت پدید آمد و غمناک شدہ برخاست
و راہ خانہ پیش گرفت چوں در خانہ رسید
درد پاے و کمر گرفتہ بود چوں پیر زناں آہ اوہ
برآوردہ خود را بر بساط انداخت و توبہ کرد و
گفت کہ راہ رفتن مکہ چہ مشکل است آخر
الامر آں نامرد بمکہ نرسید اہل خانہ سرزنش کردند کہ
چرا رفتہ بودی ما ترا نگفتہ بودیم کہ بمکہ نخواہی رسید
و ایں کار مرد انست چوں ایں حکایت تمام
شد ایں ضعیف گفت کہ اے بادشاہ معنی ایں
حکایت چنیں است کہ رسول علیہ السّلام فرمودہ
است کہ طالب الدنیا مخنث و
طالب العقبیٰ مونث و طالب المولیٰ
مذکّر پس کسانیکہ طالبان دنیا و نامرد انند

اے آگہہ کے جھاڑ تو اسقدر دور ہی تو مکہ کہاں
ہوگا ایک بار بہزار دشواری و مشقت خود کو اس آگہہ
کے جھاڑ کے پاس پہنچایا اور عورتوں کیطرح آہ اوہ
کہا اور گر پڑا اور لوٹتا ہوا کیا دیکھتا ہیکہ ایک شخص
دور کے راستہ سے آتا ہے جب اسکے نزدیک پہنچا تو
اس کو پوچھا کہ اے عزیز یہاں سے مکۂ معظمہ کتنی دور
ہے راہ رو نے کہا تو اپنے گھر کو چھوڑ کر کتنے عرصہ
سے راستہ طے کر رہا ہی اس نامرد نے کہا کہ آج ہی
گھر سے نکلا ہوں اور مکہ جانے کا ارادہ کیا ہوں
یہاں سے میرا گھر ایک کوس کے فاصلہ پر ہے
اس راہ رو نے کہا اے نامرد جا پلٹ جا تو کہاں اور
مکہ کہاں جب تو دریا کو دیکھیگا تو ہلاک ہوگا اور مرجائیگا
یہ کہا اور چلے گیا۔ اس نامرد کو راہ رو کی باتیں سننے
سے ہیبت اور دہشت ہوئی اور بہت غمناک ہوکر
اٹھا اور گھر کا راستہ لیا جب گھر پہنچا پاؤں اور کمر
میں درد ہو رہا تھا بوڑھی عورتوں کی طرح آہ اوہ کرتا
ہوا بستر پر پڑ گیا اور توبہ کیا اور کہا کہ مکہ کا راستہ
طے کرنا بہت مشکل ہی آخر الامر وہ نامرد مکہ کو نہ پہنچا
گھر والوں نے اسکو سرزنش کی کہ تو کیوں گیا تھا
کیا ہم نے تجھکو نہیں کہا تھا کہ تو مکہ کو نہیں پہنچے گا
یہ کام تو مردوں کا ہے جب یہ حکایت پوری ہوئی
تو اس ضعیف نے کہا اے بادشاہ اس حکایت کے
معنی ایسے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا ہے کہ دنیا کا طالب
نامرد ہے اور آخرت کا طالب عورت ہے اور خدا
کا طالب مرد ہے پس جو لوگ دنیا کے طالب اور

ایشاں متابعت رسولؐ و ترک دنیا نخواہند کرد چرا کہ پیش بادشاہ و امرا رفتن و وظیفہ گرفتن و تملق و چاپلوسی بادشاہ و امرا کردن کار ایشانست از ایشاں توکل و تقویٰ چگونہ آید چنانچہ آں نامرد از راہ مکہ باز آمد و بمکہ نہ رسید حال ایشاں چنیں است۔ بادشاہ چوں ایں حکایت شنید پسندید و شاد شد و گفت بارک اللہ رحمت خدائے بر تو بادائے شیخ مصطفیٰ بعدہٗ روئے سوئے شیخاں و عالماں کرد و گفت اینست حال شما چنانچہ شنید کہ میاں مصطفیٰ گفتہ ہیچکس جواب نداد سر نگوں کردہ خاموش ماندند بادشاہ گفت چرا سرنگوں کردہ خاموش شدید سر خود بردارید و جواب دہید ہیچکس را زہرۂ جواب دادن نشد

نامرد ہیں یہ لوگ رسولؐ کی پیروی اور ترکِ دنیا نہیں کرینگے اس لئے کہ بادشاہ اور امراء کے پاس جانا وظیفہ لینا اور بادشاہ اور امراء کی چاپلوسی اور تملق کرنا ان کا کام ہے ان سے توکل اور تقویٰ کیسے ہو جیسا کہ وہ نامرد مکہ کی راہ سے واپس ہوا ان طالبانِ دنیا کا حال بھی ایسا ہی ہے جب یہ حکایت بادشاہ نے سنی تو پسند کیا اور خوش ہوا اور کہا اے شیخ مصطفیٰ تجھ پر اللہ کی رحمت ہو اور اللہ تجھے برکت دے اس کے بعد بادشاہ نے شیخوں اور عالموں کی طرف رخ کیا اور کہا کہ میاں مصطفیٰ نے جو کچھ کہا یہ تمہارا حال ہے جیسا کہ تم نے سنا کسی نے جواب نہ دیا سر جھکا کر خاموش ہو گئے بادشاہ نے کہا کہ کس لئے سر جھکا کر خاموش ہو گئے اپنا سر اٹھاؤ اور جواب دو کسی کو جواب دینے کی طاقت نہ ہوئی۔

راقم الحروف

خاکپائے گروہ حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

احقر دلاور عرف گوری میاں مہدوی

ساکن حیدرآباد دکن بستی عنبر بازار۔ محلہ پٹھان واڑی

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اللہ الٰہنا محمد نبینا القرآن والمہدی امامنا امنا وصدقنا

شجرہ نسب حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخر الزمان علیہ السلام خلیفۃ اللہ خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

ابتداء

امام مہدی موعود ع

سید عبداللہ بن

سید عثمان بن

سید خضر بن

سید موسیٰ بن

سید قاسم بن

سید نجم الدین بن

سید عبداللہ بن

سید یوسف بن

سید یحییٰ بن

سید جلال بن

سید نعمت اللہ بن

سید اسماعیل بن

امام موسیٰ کاظم بن

امام جعفر صادق بن

امام محمد باقر بن

امام زین العابدین بن

امام حسین بن

علی مرتضیٰ

امام کا نام مبارک سید محمد کنیت ابوالقاسم آپ کی والدہ ماجدہ کا نام
بی بی آمنہ مقام ولادت شہر جونپور سن ولادت
شمس ولایت ۸۴۷ھ ۸۸۷ھ میں نبی چالیس سال کی عمر
میں آپ اللہ کے حکم سے جونپور سے ہجرت فرما کر دعوت الی اللہ
فرماتے ہوئے سنہ ۹۰۱ھ میں مکہ معظمہ پہنچے اور بعد طواف رکن و مقام کے
درمیان اللہ کے حکم سے یہ دعوے فرمایا کہ "جس نے میری پیروی کی وہ مومن ہے"
آپ کے دعوی موکد کا سن آخر زمانہ نبی ہے (۹۰۵ھ) اور امر خدا مہدی ہی (۹۰۵ھ) آپ نے
۹۰۵ھ میں بڑلی پہنچ کر اللہ کے حکم سے یہ دعوی موکد فرمایا کہ "میں مہدی موعود
اللہ کا خلیفہ محمد رسول اللہ کا تابع ہوں جس نے میری پیروی کی وہ مومن ہے
اور جس نے میری ذات کا انکار کیا وہ کافر ہے" آپ کی دعوت کی مدت
۲۳ سال ہے۔ آپ کی عمر شریف (۶۳) سال ہے آپ کا
مدفن فرہ مبارک ہے۔ آپ کے
وصال کا سن مہدی موعود آمد و رفت بھی ہے (۹۱۰ھ)
اور مغنی مہدی ا بھی (۹۱۰ھ)

از
احقر دلاور

منجانب دار الاشاعت کتب سلف الصالحین المعروف بہ جمعیت مہدویہ

دائرہ زمستانپور مشیر آباد سنہ ۱۳۶۳ھ سے سنہ ۱۳۷۲ھ تک جو جواہر پارے طبع ہوئے انکی فہرست درج ذیل ہے

(۱) المعیار و بعض الآیات .... مولفہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ .... موجود

(۲) عقیدۂ شریفہ .... 〃 〃 〃 〃 〃 .... غیر موجود

(۳) محضرہ بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ .... موجود

(۴) مکتوب حضرت بندگی میاں امین محمد رضی اللہ عنہ .... غیر موجود

(۵) انصاف نامہ (۶) حاشیہ انصاف نامہ .... مولفہ حضرت بندگی میاں ولی جیؒ .... موجود

(۷) مولود شریف امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ .... 〃 〃 شاہ عبد الرحمن .... غیر موجود

(۸) جواہر التصدیق .... 〃 بندگی میاں شیخ مصطفیٰ گجراتیؒ .... غیر موجود

(۹) مجالس خمسہ .... بار دوم .... موجود

(۱۰) منہاج التقویم .... حضرت بندگی میاں عبد الملک سجاوندیؒ عالم باللہ .... موجود

(۱۱) خصائص امام مہدی موعود علیہ السلام .... 〃 〃 〃 〃 .... موجود

(۱۲) رسالہ ہژدہ آیات .... حضرت بندگی میاں عبد الغفور سجاوندیؒ .... موجود

(۱۳) شفاء المومنین .... حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہ .... غیر موجود

(۱۴) الحجۃ .... 〃 〃 〃 〃 〃 .... غیر موجود

(۱۵) جامع الاصول .... 〃 〃 〃 〃 〃 .... غیر موجود

(۱۶) دلیل العدل والفضل .... 〃 〃 〃 〃 〃 .... غیر موجود

(۱۷) فضیلت افضل القوم .... 〃 〃 〃 〃 〃 .... غیر موجود

(۱۸) لطمۃ المصدقین .... 〃 〃 〃 〃 〃 .... غیر موجود

(۱۹) محکمات تحمیس الایمان بمعدان آلہ واب .... 〃 〃 〃 〃 〃 .... غیر موجود

(۲۰) افضل معجزات المہدیؑ .... 〃 〃 〃 〃 〃 .... موجود

(۲۱) انوار العیون .... 〃 〃 〃 〃 〃 .... موجود

(۲۲) بعثت و وفات تسویۃ الخاتمین میزان العقائد .... 〃 〃 〃 〃 〃 .... موجود

(۲۳) رسالہ فرائض وزاد الناجی .... مولفہ حضرت میاں سید میرانجی رح غیر موجود

(۲۴) تادیب الطالبین .... " چچا بوجی صاحب رح غیر موجود

(۲۵) پنج فضائل .... " حضرت بندگیمیاں سید روح اللہ رح موجود

(۲۶) موید المصدقین (نماز کا رسالہ) بار اول و دوم .... غیر موجود

اِطلاع

جناب سید محمود صاحب مرحوم (مہتمم آبکاری وظیفہ یاب) کے فرزند جناب سید روح اللہ صاحب نے ادارہ ہذا کو کحل الجواہر کی قیمت ۶۔۴۔۰۷ سکۂ جو ادارہ ہذا میں جمع ہے کتاب ہذا کی طباعت کیلئے عطا کیا ہے تاکہ اس کا ثواب صاحب موصوف کے برادر جناب سید شہاب [illegible] مرحوم کی روح کو ملتا رہے۔ اور آیندہ بھی جو کتب کحل الجواہر ہمارے ذریعہ سر ... وہ رقم بھی بزرگان سلف الصالحین کی کتب کی اشاعت میں صرف ہوگی فقط

احقر

محمد انعام الرحیم خاں مہدی